وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان!

Regd. No. P/G.D.P-3 | Registered with the registrar of news Papers for India at No. R. N. 61/57 | Phone No. 35

خصوصی اشاعت
حضرت مسیح موعود نمبر

CH. MAHMOOD AHMAD ARIF
Darul-Masih Qadian-143516.
Distt. Gurdaspur, Punjab, India.

اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا آئینہ دار ــــ "ستارۂ احمدیت"

سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنے متبعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر دُرود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے۔ اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اُترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو۔ اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو۔ خدا تمہاری مدد کرے۔ اب میں ختم کرتا ہوں۔ اور دُعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اُس نور سے روشن ہو جو تمہارے ربّ سے تمہیں ملے۔" (کشتی نوح)

سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے دُوسرے روز (۲۷ر دسمبر ۱۹۸۱ء) کے اجلاس میں اپنے بصیرت افروز خطاب کے دوران سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا یہ رُوح پرور اقتباس پڑھنے کے بعد فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دل میں یہ تڑپ تھی کہ جماعت کے سارے افراد اپنے ایمانوں کی پختگی اور خدا کے قرب کے درجات میں ترقی حاصل کرکے آسمان کے ستارے بن جائیں۔ حضور نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

"..... یہ دیکھ کر، پڑھ کر، غور کرکے اور دُعا کرکے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ آج میں آپ کو "ستارۂ احمدیت" دوں جو نشان ہو اُن برگزیدہ احمدیوں کا جو پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔"

(بحوالہ روزنامہ "الفضل" ربوہ مجریہ ۶ر جنوری ۱۹۸۲ء)

ادارۂ تحریر
ایڈیٹر:۔ خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ **بدر** قادیان

مسیح موعودؑ نمبر

بابت

۲۱ / جمادی الاوّل ۱۴۰۲ھ

بمطابق

۱۸ / امان ۱۳۶۱ ہجری شمسی

۱۸ / مارچ — ۱۹۸۲ء

جلد - ۳۱	شمارہ - ۱۱

شرح چندہ

سالانہ	۲۰ روپے
ششماہی	۱۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک	۵۲ روپے
فی پرچہ	۴۰ پیسے
خصوصی نمبر	ایک روپیہ

اداریہ

ایک صالح اسلامی معاشرہ کے قیام کیلئے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی پُرشوکت تعلیم

بے شک خالقِ کائنات کی طرف سے ہر فردِ بشر میں رُوحانیت کے درجۂ کمال کو پا لینے کی فطری صلاحیتیں ودیعت کی گئی ہیں. مگر ان خُدا داد صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر موجود اخلاق و معاشرت کی حقیقی قدروں کو بھی صحیح رنگ میں نشو ونما دے ۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے آسمانِ رُوحانیت کی رفعتوں سے ہمکنار کرنے کے لئے جہاں اپنے متبعین کو عبادت و ریاضت کے مختلف طریقوں سے رُوشناس کرایا ہے وہاں اُس نے جابجا متعدد پیرایوں میں اخلاقی و معاشرتی احکام بھی پیش کئے ہیں ۔

فی زمانہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا حقیقی مقصد بھی یہی ہے کہ اخلاق و رُوحانیت کا وہ مکمل ضابطۂ حیات جو آج سے چودہ سو سال قبل قرآن حکیم کی صُورت میں سردارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مقدس ترین وجود پر نازل ہو کر اپنے اُصولوں کی حقانیت، فلسفۂ احکام کی قوت وشوکت اور دلائل و براہین کی مقناطیسی کشش کے باعث تمام دُنیا پر غالب آگیا تھا۔ اور جس کی رُوحانی تاثیرات کو مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ خود مُسلمانوں کی بڑھتی ہوئی سرد مہری و بے اعتنائی نے صرف اس صحیفۂ مقدس کے اوراق میں محدود کر دیا تھا اُسے الہٰی نوشتوں کے مطابق کُفر و الحاد اور مادہ پرستی کے اس تیرہ و تار دَور میں ایک مرتبہ پھر پوری آب وتاب کے ساتھ صفحۂ زمین پر قائم کیا جائے ۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ اِس بابرکت آسمانی مشن کا آغاز مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ٹھیک ۹۳ سال قبل ۲۳ / مارچ ۱۸۸۹ء کو بمقام لدھیانہ حضرت صُوفی احمد جان صاحب مرحوم کے مکان پر اپنے دلی محبوں اور عقیدتمندوں کی پہلی بیعت لے کر فرمایا۔ مسیح پاکؑ کے دستِ مبارک پر اوّلین بیعت سے مشرف ہونے والے خوش نصیبوں نے جن مقدس الفاظ میں اقامتِ دین کی اس مستقل رُوحانی مہم میں شامل ہونے کا پختہ عہد کیا، اُنہیں ہم اشتہار "تکمیلِ تبلیغ" مطبوعہ ۱۲ / جنوری ۱۸۸۹ء کے حوالہ سے "بدر" کی اسی اشاعت میں ص۳ پر درج کر رہے ہیں ۔ ان دس شرائطِ بیعت کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کرنے کے بعد ہر خُدا ترس اور انصاف پسند قاری کا دِل گواہی دے گا کہ یہ تمام شرائط فی الواقع اُن ہی اخلاقی و معاشرتی ضابطوں کا نچوڑ ہیں جنہیں قرآنِ حکیم نے اپنے حقیقی متبعین کی تکمیلِ رُوحانیت اور تزکیۂ نفوس کے لئے جابجا مختلف پیرایوں میں پیش فرمایا ہے ۔ اور جن کی ایمان افروز تشریحات سے خود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ کی مقدس تحریرات بھی بھری پڑی ہیں ۔ آئیے آج کی اس بابرکت صحبت میں ان ہی مقدس تحریرات میں سے ایک پُرشوکت تحریر کو ہم اپنے ذہنوں میں مستحضر کریں ۔ حضورؑ اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "کشتی نوح" میں فرماتے ہیں :-

"دیکھو ! مَیں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو ۔ دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے ۔ جو شخص دُعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے ، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو شخص دُنیا کی لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے ، قمار بازی سے ، بدنظری سے ، اور خیانت سے ، رشوت سے ، اور ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو شخص دُعاؤں میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور اُمورِ مفروضہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں اُن کی بات نہیں مانتا اور ان کے تعہدِ خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو شخص فی الواقع مجھے مسیح موعود ، مہدی معہود نہیں مانتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو شخص اُمورِ معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ جو شخص مخالفوں کی مجلس میں بیٹھتا اور اُن کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔ ہر ایک زانی ، فاسق ، شرابی ، خونی ، چور ، قمار باز ، خائن ، مُرتشی ، غاصب ، ظالم ، دروغ گو ، جعل ساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعالِ شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے .... تم اپنے وہ نمونے دِکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں ۔ اور تم پر درود بھیجیں ۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے ۔ اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو ۔ تا خدا اس میں اُترے ۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو ۔ اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو ۔ خدا تمہاری مدد کرے ۔ اب مَیں ختم کرتا ہوں ۔ اور دُعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو ۔ اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے ربّ سے تمہیں ملے ۔ آمین ثم آمین "

یہ ہیں اسلامی نظامِ معاشرت کے وہ انمول موتی جو ہر احمدی کے گلے کا ہار ہونے چاہئیں ۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ان بیش بہا جواہر سے آراستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

خورشید احمد انور

اخبارِ احمدیہ

قادیان - ۱۵ / امان (مارچ) ۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں بذریعہ ڈاک آمدہ مورخہ ۹ / ماہِ رواں کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے"۔

الحمد للہ ۔

احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب اور پیارے آقا کو ہر آن صحت وسلامتی سے رکھے اور مقاصدِ عالیہ میں ذائز المرامی عطا فرماتا رہے ۔ آمین ۔

قادیان - ۱۵ / امان (مارچ) ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی مع محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ ، صُوبہ اُڑیسہ کی جماعتوں کے کامیاب تبلیغی سفر کے بعد کل مورخہ ۱۴/۳/۸۲ کی شام کو قادیان پہنچے ۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی زبانی معلوم ہوا کہ دورانِ سفر آپ کو مورخہ ۶/۳/۸۲ کو زکام اور فلو کی شکایت ہو گئی ۔ تھی جو سفر کے ساتھ ساتھ شدت اختیار کرتی گئی ۔ اِس وقت بھی کافی اثر ہے ۔ اِسی طرح محترمہ سیّدہ بیگم صاحبہ کو بھی نزلہ کے ساتھ ساتھ گھٹنوں میں آرتھرائٹس کی وجہ سے تکلیف ہے ۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر دو واجب الاحترام وجودوں کو کامل صحت و شفایابی سے نوازے ۔ آمین ۔

★ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

خُدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے اور اپنی قُدرت دِکھلانے کیلئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے

قیامِ سلسلہ کی مہتم بالشان اغراض

کلماتِ طیبات سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بمقام لدھیانہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنے متبعین کی پہلی بیعت لے کر جماعتِ احمدیہ کی بُنیاد رکھی۔ اس سلسلہ میں دس شرائطِ بیعت اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں شائع ہوئے اور اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء میں بیعت کنندگان کو لدھیانہ آنے کی دعوت دیتے ہُوئے حضور علیہ السلام نے حسبِ ذیل کلمات رقم فرمائے:۔

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفۂ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دُنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور اُن کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائجِ خیر کا موجب ہو۔ اور وہ ببرکتِ کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اِسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔ اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مُسلمان نہ ہوں۔ اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس کے خوبصورت چہرے کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے۔ اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اِسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں۔ اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں۔ اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کُچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں۔ اور اِسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فِدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اِس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دُنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دِل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صُورت میں بہتا ہُوا نظر آوے۔ خُدا تعالیٰ نے اِرادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرمِ خاص سے اِس عاجز کی دُعاؤں اور اِس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے۔ اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے، تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں۔ اور ان کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے دِن رات کوشش کرتا رہوں۔ اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے اِنسان نفس اور شیطان کی غُلامی سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور ان کے لئے وہ رُوح القدس طلب کروں جو ربوبیتِ تامّہ اور عبودیتِ خالصہ کے کامل جوڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس رُوحِ خبیثہ کی تسخیر سے ان کی نجات چاہوں۔ کہ جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلقِ شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقِ تعالیٰ کاہل اور سُست نہیں رہوں گا۔ اور اپنے دوستوں کی اِصلاح طلبی سے جنہوں نے اِس سلسلہ میں داخل ہونا بصدقِ قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا۔ بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک سے دریغ نہ کروں گا۔ اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ رُوحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادّہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دَوڑ جائے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے، ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ خُدا تعالیٰ نے اِس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قُدرت دِکھلانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دُنیا میں محبتِ الٰہی اور توبۃ النصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا۔ اور وہ انہیں آپ اپنی رُوح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اُس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا۔ اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا۔ اور اس کو نشو و نما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اُونچی جگہ رکھا جاتا ہے دُنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور اِسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔ وہ اِس سلسلہ کے کامل مُتبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دُوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا۔ اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نُصرت دِی جائے گی۔ اُس ربّ جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر یک طاقت اور قُدرت اُسی کو ہے۔ فَالْحَمْدُ لَهٗ أَوَّلًا وَ اٰخِرًا وَ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا أَسْلَمْنَا لَهٗ. هُوَ مَوْلَانَا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ۔

خاکسار غلام احمد لدھیانہ"

(بحوالہ تبلیغِ رسالت، جلد اوّل صفحہ ۵۳ تا ۵۵)

شرائطِ بیعت

اوّل: بیعت کنندہ سچّے دِل سے عہد اِس بات کا کرلیوے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم:۔ یہ کہ جھُوٹ اور زِنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظُلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آئے۔

سوم :- یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافقِ حکمِ خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نمازِ تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا۔

چہارم :- یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا۔ نہ زبان سے، نہ ہاتھ، نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم :- یہ کہ ہر رنج و راحت، عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔

ششم :- یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا اور ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآنِ شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ و قال الرسولؐ کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم :- یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم :- یہ کہ دین اور دین کی عزّت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم :- یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم :- یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض لِلّٰہ باقرارِ اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجے کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیلِ تبلیغ مطبوعہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۸۹ء)

حضورؑ کی روزانہ التزاماً مانگی جانیوالی چند دعائیں

"میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں :-

اوّل :- اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت اور جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم :- پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرّۃ عین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم :- پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ وہ سب دین کے خادم بنیں۔

چہارم :- اپنے مخلص دوستوں کیلئے نام بنام ــــ پنجم :- اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں۔" (الحکم ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء)

مناجات اور تبلیغ حق

انتخاب از کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

ابتدا سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار

پر مجھے تو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا
میں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ و بار

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰؐ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

سخت جاں ہیں ہم کسی کے بغض کی پروا نہیں
دل قوی رکھتے ہیں ہم دردوں کی ہے ہم کو سہار

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

باغ میں ملت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

آسماں سے ہے چلی توحیدِ خالق کی ہوا
دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

اِسمَعوا صوتَ السماءِ جاءَ المسیحُ جاءَ المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

آسماں بارد نشاں الوقت می گوید زمیں!
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی!
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار!

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر!
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

پھر اگر ناچار ہو اس سے کہ دو کوئی نظیر
اس مہیمن سے ڈرو جو بادشاہِ ہر دو دار

یہ کہاں سے سن لیا تم نے کہ تم آزاد ہو
کچھ نہیں تم پر عقوبت گو کرو عصیاں ہزار

نعرۂ اِنّا ظلمنا سنتِ ابرار ہے
زہر منہ کی مت دکھاؤ تم نہیں ہو نسلِ مار

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج!
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

یاد وہ دن جبکہ کہتے تھے یہ سب ارکانِ دیں!
مہدیٔ موعودِ حق اب جلد ہوگا آشکار

کون تھا جس کی تمنا یہ نہ تھی اک جوش سے
کون تھا جس کو نہ تھا اس آنے والے سے پیار

پھر وہ دن جب آگئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اول ہو گئے منکر یہی دیں کے منار

پھر دوبارہ آگئی احبار میں رسمِ یہود!
پھر مسیحِ وقت کے دشمن ہوئے یہ جبہ دار

جس کو دیکھو آجکل وہ شوخیوں میں طاق ہے
آج رحلت کر گئے وہ سب جو تھے تقویٰ شعار!

منبروں پر ان کے سارا گالیوں کا وعظ ہے
مجلسوں میں ان کی ہر دم سب و غیبت کاروبار

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں!
آسماں پر رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

اے مرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشکِ تتار

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دمار

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار!

دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار

ایک طوفاں ہے خدا کے قہر کا اب جوش پر
نوحؑ کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

پشتیِ دیوارِ دیں اور مامنِ اسلام ہوں
نارسا ہے دستِ دشمن تا بفرقِ ایں جدار

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمرِ دنیا سے بھی ہے اب آگیا ہفتم ہزار

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

(منقول از براہینِ احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۸ء)

مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام

بعض با اثر اور سربرآوردہ مسلمان شخصیتوں کی نظر میں!

حضرت خواجہ غلام فریدؒ چاچڑاں شریف

(الف) "(حضرت) مرزا صاحب تمام اوقات خداتعالیٰ کی عبادت میں گزارتے ہیں یا تلاوت قرآن شریف کیا کرتے ہیں یا اور شغل واشتغال کیا کرتے ہیں۔ اور حمایت دینِ اسلام پر ایسے کمربستہ ہیں کہ ملکۂ زمان لنڈن کو بھی دینِ محمدیؐ کی دعوت دی ہے۔ اور بادشاہانِ روس و فرانس وغیرہم کو بھی دعوتِ اسلام دی ہے۔ اور ان کی تمام سعی اور کوشش اسی میں ہے کہ لوگ عقیدہ تثلیث وصلیب چھوڑ کر جو کفر ہے خداتعالیٰ کی توحید مان لیں۔ اور علماء وقت کو دیکھو کہ تمام مذاہب باطلہ کے گروہ کو چھوڑ کر صرف ایسے شخص کے درپے ہوگئے ہیں جو اہلِ سنّت والجماعت میں ہے اور صراطِ مستقیم پر قائم ہے۔ اور راہِ ہدایت دکھاتا ہے۔ اور اس پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اس کا عربی کلام دیکھو کہ طاقتِ بشری سے بالا ہے۔ اور اس کا تمام کلام معارف وحقائق و ہدایت سے پُر ہے۔"

(اشاراتِ فریدی جلد ۳ صفحہ ۶۹ مطبع مفید عام آگرہ)

(ب)۔ مکتوب بہ زبانِ عربی بنام حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ترجمہ:- اے میرے ہر ایک حبیب سے عزیز تر تجھے معلوم ہو کہ میں ابتدا سے تیرے لئے تعظیم کرنے کے مقام پر کھڑا ہوں تاکہ مجھے ثواب حاصل ہو۔۔۔۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ تو خدا کے صالح بندوں میں سے ہے اور تیری سعی عنداللہ قابلِ شکر ہے جس کا اجر ملے گا۔ اور خدائے بخشندہ کا تیرے پر فضل ہے۔ میرے لئے عاقبت بالخیر کی دعا کر۔۔۔۔

از مقام چاچڑاں (مہر) (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۶)

علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر رسالہ "نگار"

میرزا غلام احمد صاحب نے اسلام کی مدافعت کی۔ اور اُس وقت کی جب کوئی بڑے سے بڑا عالم دین بھی دشمنوں کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کرسکتا تھا۔ انہوں نے سوتے ہوئے مسلمانوں کو جگایا، اُٹھایا اور چلایا، یہاں تک کہ وہ چل پڑے۔ اور ایسا چل پڑے کہ آج رُوئے زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو ان کے نشاناتِ قدم سے خالی ہو۔ اور جہاں وہ اسلام کی صحیح تعلیم نہ پیش کر رہے ہوں۔

پھر ہوسکتا ہے کہ آپ ان حالات سے متاثر نہ ہوں، لیکن میں تو یہ کہنے اور سمجھنے پر مجبور ہوں کہ یقیناً بہت بڑا انسان تھا وہ جس نے ایسے سخت وقت میں اسلام کی جانبازانہ مدافعت کی اور قرونِ اُولیٰ کی اس تعلیم کو زندہ کیا جس کو دُنیا بالکل فراموش کرچکی تھی۔

رہا یہ امر کہ میرزا صاحب نے خود اپنے آپ کو کیا ظاہر کیا۔ سو یہ چنداں قابلِ لحاظ نہیں، کیونکہ اصل سوال یہ نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو کیا کہا، بلکہ صرف یہ کہ کیا کیا۔ اور یہ اتنی بڑی بات ہے کہ اس کے پیشِ نظر (قطع نظر روایات و اصطلاحات سے) میرزا صاحب کو حق پہنچتا تھا کہ وہ اپنے آپ کو مہدی کہیں کیونکہ وہ ہدایت یافتہ تھے، مثیلِ مسیح کہیں کیونکہ وہ رُوحانی امراض کے معالج تھے اور ظلِ نبی کہیں کیونکہ وہ رسُول کے قدم بہ قدم چلتے تھے۔"

(ماہنامہ "نگار" لکھنؤ۔ اکتوبر ۱۹۶۰ء)

علامہ سر محمد اقبال

(الف) "موجودہ ہندی مسلمانوں میں مرزا غلام احمد قادیانی سب سے بڑے دینی مفکر ہیں۔"

(رسالہ انڈین ریویو؟ جلد ۲۹ صفحہ ۲۴۶ کلکتہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۰ء)

(ب)۔ علی گڑھ کے جلسہ عام میں علامہ اقبال کا اعلان:

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اُس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر۔ ترجمہ از مولانا ظفر علی خاں)

مولانا عبدالحلیم شرر

"احمدی مسلک، شریعتِ محمدیہ کو اسی قوت اور شان سے قائم رکھ کر اس کی مزید تبلیغ و اشاعت کرتا ہے۔۔۔۔۔ خلاصہ یہ کہ بابیت اسلام کو مٹانے کو آئی ہے اور احمدیت، اسلام کو قوت دینے کے لئے۔ اور اسی کی برکت ہے کہ باوجود چند اختلافات کے احمدی اسلام کی سچی اور پُرجوش خدمت ادا کرتے ہیں۔ دوسرے مسلمان نہیں۔"

(رسالہ "دلگداز" لکھنؤ ماہ جون ۱۹۲۶ء)

مولانا ابوالکلام آزاد

"مرزا صاحب کی رحلت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو، ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہوگیا ہے۔ اور ان کے ساتھ مخالفینِ اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو ان کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہوگیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے خلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتا رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔"

(اخبار "وکیل" مئی ۱۹۰۸ء)

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ ۲۱ مؤلفہ مولانا دوست محمد شاہد)

مولانا اشرف علی تھانوی

"اسی زمانے میں پادری لِفرائے، پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف اُٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔۔۔۔۔۔ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر بجسمِ خاکی زندہ ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے "اس کے خیال میں" کارگر ہوا۔ تب مرزا غلام احمد قادیانی کھڑے ہوگئے۔ اور لِفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہوچکے ہیں۔ اور جس عیسیٰؑ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کرلو۔ اس ترکیب سے اس نے لِفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہوگیا۔ اور اس ترکیب سے اُس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک پادریوں کو شکست دے دی۔"

(دیباچہ معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم صفحہ ۳ مطبوعہ ۱۹۳۴ء)

مشرقِ رُوحانیت پھر مطلعِ انوار تھا

یاد ایام کہ کُل عالم بحالِ زار تھا — نام لینا بر ملا اللہ کا دشوار تھا
کس قدر اے دوستو! حیران کن یہ بات تھی — وحیِ حق سے خود مسلمانوں کو بھی انکار تھا
کوئی پوچھے گفتگو کی کیا اُسے قدرت نہ تھی — یا وہ یکسر خیرِ اُمت سے بھی خود بیزار تھا
دہر میں جور و جفا و ظلم کا دستور تھا — ہر کوئی اِک دوسرے کے درپئے آزار تھا
نیج اعوج تھا زمانہ تھا بہت اندھیر کا — عدل اور انصاف گُم، ماحول تیرہ تار تھا
دینِ حق بیمار و بیکس مثلِ اِک طفلِ ضعیف — دہریت کا عام چرچا کوچہ و بازار تھا
اہلِ حق سہمے ہوئے، حالات سے مایوس تھے — امن کا دُشمن بہرجا مائلِ پیکار تھا
اہلِ ظاہر بڑھ رہے تھے معصیت میں روز و شب — اہلِ باطن کو سراسر ضعف کا اقرار تھا
دیکھ کر یہ حال محزوں ہوگئے کرّوبیاں — شور تھا، آہ و فغاں تھا، درد کا اظہار تھا
گر گئے سجدے میں قدوسی بصد عجز و نیاز — گریہ تھا، اشک رواں تھا، رحم پر اصرار تھا
حق تعالیٰ مائلِ رحمت ہوا انسان پر — مشرقِ رُوحانیت پھر مطلعِ انوار تھا
پھر ۔۔۔ چاند طالع ہوگیا سرِ اُفق — جلوۂ حق دیکھ کر خوش زُمرۂ ابرار تھا
۔۔۔ ہوئی نازل امامِ وقت پر — آسمانی دُودھ پھر انہار در انہار تھا
۔۔۔ امنِ عالم کے ہوئے سامان پھر — ہوگیا پُورا وہ سب جو مضمرِ اشعار تھا
رُوحِ مہدی پر ہوا رحمتِ حق کا نزول — آپؐ کا قلبِ مطہر اِک مجسم پیار تھا
نوعِ انساں کو دکھا دی آپ نے پُرامن راہ — نا بالتقلید بیشک آپ کا ایثار تھا

اُسوۂ خیر الرّسلؐ پھر آپ نے زندہ کیا
آپؐ کا محبوب و جاناں احمدِ مختار تھا

محتاجِ دعا: خاکسار عبدالرحیم راٹھور۔

[1] اشعار: سِفر کی جمع: کُتب۔ آسمانی صحائف۔

قسطِ اوّل

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۱ء!!

حسب ارشاد خاکسار آپ کی خدمت میں "ذکرِ حبیب علیہ السلام" کے عنوان پر تقریر کرے گا۔ پہلے گزشتہ سال کی تقریر کے سلسلہ میں قادیان کی ابتدائی غیر معروف حالت کا تذکرہ کرتا ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی احباب کو بار بار قادیان آنے کی تلقین۔ آپ کی نرم مزاجی۔ شدید مخالفت میں حضورؑ کے عفو اور صبر و تحمل نیز حضورؑ سے احباب کے عشق کے بارے میں بعض باتیں پیش کروں گا۔ وباللہ التوفیق۔

قادیان کے ابتدائی حالات

۱۔ رات کے دس گیارہ بجے ٹرین بٹالہ پہنچتی تھی۔ بعض احباب حضور علیہ السلام کی زیارت کے شوق میں اسی وقت پیدل روانہ ہو جاتے۔ کئی دفعہ وہ بارش میں بھیگتے ہوئے پہنچتے۔ بعض دوست سارا دن قادیان میں گزار کر یہ ۱۱ میل کی مسافت دوبارہ شام ہی کو پیدل طے کر کے واپس ہوتے۔ بارش کے دنوں میں قادیان جزیرہ بنا ہوتا تھا۔ اس لئے کمر تک پانی میں سے گزرنا ہوتا تھا۔ حضرت مرزا ایوب بیگ صاحبؓ جو مضبوط جسم کے تھے، بعض کمزور اور ضعیف العمر احباب کا سامان بٹالہ سے خود اٹھا لیتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات تھکے ہوئے ضعیف العمر احباب کو اپنی کمر پر اٹھا لیتے تھے۔ جب مرزا صاحبؓ کو یکہ میسر آتا اور وہ دیکھتے کہ کوئی بھائی مفلس اور کمزور ہے تو اسے سوار کر کے خود پیدل چل پڑتے تھے۔ (اصحابِ احمدؑ جلد اوّل صفحہ ۷۹)

۲۔ قادیان بٹالہ کا راستہ کس قدر خراب اور پُرخطر تھا حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ منشی روڑا صاحبؓ، محمد خان صاحبؓ اور خاکسار ایک دفعہ گرمیوں کے موسم میں قادیان سے رخصت ہوئے۔ گرمی بہت سخت تھی۔ اجازت اور مصافحہ کے بعد منشی روڑا صاحبؓ نے کہا کہ حضور! گرمی بہت ہے۔ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ پانی ہمارے اُوپر اور نیچے ہو۔ حضورؑ نے فرمایا کہ خدا قادر ہے۔ میں نے عرض کی کہ حضورؑ! یہ دعا انہی کے لئے فرمائیں، میرے لئے نہیں کہ ان کے اُوپر نیچے پانی ہو۔ قادیان سے یکہ میں سوار ہو کر ہم تینوں چلے۔ تو خاکروبوں کے مکانات سے ذرا آگے نکلے تھے کہ یکدم بادل آ کر سخت بارش شروع ہو گئی۔ اس وقت سڑک کے گرد کھائیاں بہت گہری تھیں۔ تھوڑی دور آگے جا کر یکہ اُلٹ گیا۔ میں اور محمد خان صاحب تو کود پڑے۔ لیکن منشی روڑا صاحب بدن کے بھاری تھے۔ (اور انہوں نے اُوپر نیچے پانی ہو جانے کی دعا کرائی تھی۔) نالی میں گر گئے۔ اور پانی اُن کے اوپر نیچے ہو گیا۔ اور یہ دیکھ کر وہ خود ہنسنے لگے۔ (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۳۴ء و اصحابِ احمدؑ جلد چہارم طبع اوّل صفحہ $\frac{105}{106}$)

۳۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ ۱۸۹۱ء میں یعنی آج سے نوّے سال پہلے قادیان آئے تھے۔ آپؓ اس سفر کے بارے میں بیان کرتے تھے کہ قادیان سے حضور علیہ السلام نے مجھے بٹالہ سے لانے کے لئے ایک بہلی وغیرہ بھیجی تھی۔ پنڈوری سے آگے نکل کر جو راستہ حضورؑ کے مکان کو جاتا تھا جس پر میاں محمد اسماعیل صاحب جلد ساز کا مکان ہے اور پھر یہ راستہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے مکان کے پاس چوک احمدیہ کی طرف مُڑتا ہے جس کے مشرقی طرف مدرسہ احمدیہ ہے اور غربی طرف دکانیں ہیں۔ اس تمام راستہ میں ایک پہیہ خشکی میں اور دوسرا پانی میں یعنی جوہڑ (ڈھاب) میں سے گزرتا تھا۔ اور یہ حدِ آبادی تھی۔ اور میرے مکان کے آگے ویرانہ تھا۔ (یہ مکان آہنی گیٹ نزد مسجد مبارک سے ملحق ہے) (گول کمرہ کے ساتھ کی) گلی پر جو کمرہ (حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ والا) ہے وہ میری فرودگاہ تھی۔ یہ حدِ آبادی تھا۔

(اصحابِ احمدؑ جلد دوم صفحہ $\frac{51}{52}$)

۴۔ حضرت نواب صاحبؓ دسمبر ۱۸۹۲ء میں جلسہ سالانہ کے لئے تشریف لائے۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ اس وقت مدرسہ احمدیہ، مہمان خانہ اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے مکان کی بنیادیں رکھی ہوئی تھیں۔ اور ڈھاب میں سے بھرتی ڈال کر ایک چبوترہ سا لمبا بنا ہوا تھا۔ اسی پر جلسہ ہوا تھا۔ اور کسی وقت گول کمرہ کے سامنے جلسہ ہوتا تھا۔ اس کے بعد سب مکان بنے ہیں بھرتی ڈال کر بنائے گئے ہیں۔ حضورؑ بعد مغرب میرے مکان پر تشریف لے آتے تھے۔ اور مختلف اُمور پر تقریر ہوتی رہتی تھی۔ احباب وہاں جمع ہو جاتے تھے۔ اور کھانا بھی وہاں ہی کھاتے تھے۔ نمازِ عشاء تک یہ سلسلہ جاری رہتا تھا۔

(اصحابِ احمدؑ جلد دوم صفحہ ۳۰)

۵۔ سلسلہ احمدیہ میں اوّلین اخبار الحکم کے نام سے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب ثم عرفانیؓ نے ۱۸۹۷ء میں نہایت مخالف حالات میں جاری کیا تھا۔ اسے اور بعد میں جاری ہونے والے اخبار بدر کو اُن کی عظیم خدمات کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دو بازو قرار دیا تھا۔ ایسے باعظمت ایڈیٹر کی زبانی سنئے کہ قیامِ سلسلہ احمدیہ کے چار سال بعد ۱۸۹۳ء میں وہ پہلی بار بٹالہ سے قادیان کیسے پہنچے۔

خاکسار کے استفسار پر آپؓ نے بیان فرمایا تھا کہ رات کو بٹالہ سٹیشن پر میں اُترا۔ ایک شخص نے کہا کہ میرا گاؤں قادیان کو جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ میں آپ کی سبزی وغیرہ (جو آپ بطور تحفہ لے جا رہے تھے) اُٹھا لوں گا۔ اور قادیان ساتھ لے چلوں گا۔ اُس نے اپنے گھر اپنے بارے اطلاع دیدی۔ مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ اس کے گاؤں سے آگے تھوڑے فاصلہ پہ ایک نہر آئے گی اس کے بعد قادیان زیادہ دور نہیں ہے۔ میں حیران تھا کہ آخر وہ نہر کیوں نہیں آتی۔ بالآخر ہم ایک نہر پہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ پہلی نہر سے قادیان تک کی دگنی مسافت طے کر کے ہم قادیان سے کئی میل دُور پہنچ چکے ہیں۔

چنانچہ جیسا کہ ہمیں رہنمائی ملی، موضع بسرائے سے ہم کئی میل واپس موضع بیل کلاں پہنچے جہاں سے جانبِ شمال قادیان کی طرف مُڑے۔ اس زمانہ کے بارہ تیرہ سال بعد بہشتی مقبرہ کا قیام عمل میں آیا اور سڑک بہشتی مقبرہ کا موجودہ پُل تعمیر ہوا تھا۔ ہم اس مقبرہ کے ساتھ والے بڑے باغ کے مقابل پہنچے تو وہاں روشنی دیکھ کر آواز دیکر پوچھا۔ تو ہمیں بتایا گیا کہ اب ہم قادیان پہنچ چکے ہیں۔ بستی قریب ہے۔ ہم تھوڑی دیر اسی طرح پانی میں چلتے جائیں۔ اس وقت برسات کا موسم تھا۔

یہ ماہِ رمضان تھا۔ اور تہجد کا وقت تھا۔ حضورؑ کے خادمِ خاص حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ سے لدھیانہ میں میری شناسائی ہو چکی تھی۔ انہوں نے فوراً حضورؑ کی خدمت میں میری آمد کی اطلاع دے دی اور حضورؑ بنفسِ نفیس تشریف لے آئے۔ اور مجھے گول کمرہ میں ٹھہرایا گیا۔ اور حضورؑ کے ارشاد پر میرے لئے سحری کے لئے حافظ صاحبؓ کھانا لے آئے۔ حضورؑ نے جب دیکھا کہ میں حضورؑ کے سامنے کھانے میں حجاب محسوس کرتا ہوں تو حافظ صاحبؓ سے یہ کہہ کر تشریف لے گئے کہ کھانے سے فارغ ہونے پر مجھے بستر دے دیں تا کچھ آرام کر لوں۔ چنانچہ کھانے کے بعد میں لیٹا تو حافظ صاحبؓ میرا جسم دبانے لگے جس سے میں نے انہیں روک دیا کہ ضرورت نہیں۔ حافظ صاحبؓ نے بتایا کہ حضورؑ نے فرمایا تھا کہ یہ ساری رات چلتے رہے ہیں اس لئے ان کا جسم بھی دبا دینا۔ اذانِ فجر ہونے پر میں نماز باجماعت میں شریک ہوا۔ میں جوان عمر تھا معمولی حیثیت کا تھا۔ غیر معروف تھا۔ لیکن حضورؑ کی شفقتوں نے جو دورانِ قیام مجھ پر ہوتی رہیں مجھے ہمیشہ کے لئے حضورؑ کا گرویدہ بنا دیا۔

۶۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ بیان کرتے تھے کہ میں ۱۸۹۵ء میں بٹالہ پہنچا۔ یکہ والوں اور گڈے والوں نے کہا کہ قادیان نام کے گاؤں کو ہم نہیں جانتے۔ تھانہ پولیس سے پوچھیں تو شاید علم ہو سکے۔ بالآخر ایک یکہ والے نے کہا کہ میں قادیان کا ہوں۔ لوگ اسے کادیاں کہتے ہیں۔ دو گھنٹے کی تلاش پر بھی اُسے اور کوئی سواری نہ ملی تو وہ مجھ اکیلے کو قادیان لے آیا۔ (اصحابِ احمدؑ جلد نہم)

۷۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرحومؓ امیر مقامی و ناظر اعلیٰ حضورؑ کے انتقال سے چار پانچ سال پہلے قادیان تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آئے۔ سُناتے تھے کہ دیہات کی اس وقت کی زندگی کے مطابق یہاں حوائجِ ضروریہ سے فراغت کے لئے کھیتوں میں جاتے تھے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ مجاہد انڈونیشیا کے والد حضرت بابا حسن محمد صاحبؓ کو مخالفین کی طرف سے مجبور کر کے غلاظت اُن کی جھولی میں ڈلوائی گئی۔ (حقیقۃ الوحی میں بھی اس رویہ کا ذکر ہے۔ طبع اوّل صفحہ ۲۶۸)

۸۔ حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ (خلیفہ اوّل) نے نواب محمد علی خان صاحبؓ کو ۱۸۹۷ء میں لکھا کہ:-

"کیا اچھا ہوتا اگر آپ کا ہے گاہے قادیان آجایا کرتے۔ کوئی بھی تکلیف آپ کو یہاں انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوتی۔ نہ غسل خانہ کی۔ نہ پاخانہ کی۔ اور میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ چیزیں تیار کر دوں گا۔"

(اصحابِ احمدؑ جلد دوم صفحہ ۱۱۵)

۹۔ اوّلین مجاہدِ انگلستان حضرت چودھری فتح محمد صاحب سیالؓ نے بیان فرمایا کہ جون ۱۸۹۹ء میں (گویا آج سے ساڑھے بیاسی سال پہلے) مجھے پہلی بار زیارتِ قادیان کا موقعہ ملا۔ اس وقت قادیان کا یہ حال تھا کہ صرف خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بعض ہندوؤں کے مکان پختہ تھے۔ تار، بجلی اور ریل اور کوئی رونق

نہ تھی۔ ڈاک خانہ کا یہ حال تھا کہ جس کے نام خط آتا وہ خود جا کر منشی سے حاصل کرتا۔ تعلیم الاسلام سکول آٹھویں جماعت تک، مدرسہ احمدیہ کے موجودہ مقام پر جاری تھا۔ جماعت احمدیہ کی کمزوری کی یہ حالت تھی کہ تقریباً روزانہ ہی مخالفین قادیان میں احمدیوں کو مارتے تھے۔ اکثر مہمان مٹی کے پیالوں میں پانی پیتے اور سالن کھاتے تھے۔ بسا اوقات یہ حال ہوتا کہ ایک مہمان لنگر خانہ سے مٹی کے برتن میں دال اور ہاتھ میں روٹیاں پکڑے مہمان خانہ کی طرف آرہا ہوتا تو موجودہ احمدیہ چوک کے مقام پر مخالف مکے مار مار کر اس سے دال روٹی چھین کر بھاگ جاتے۔

احمدی افراد حضورؑ کے ملکیتی باغ کی طرف جاتے تو مخالف کہتے کہ ان کو مارو۔ یہ کیوں اس باغ سے گزرتے ہیں۔ اور احمدیوں کو مخالفین بے تحاشا مارنے لگتے۔ اور بعض دفعہ وہ مستورات کو بھی تکلیف دیتے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے احمدی عورتوں کے برقعے اُتار لئے تھے۔ اُس وقت قادیان کی آبادی دو ہزار کے قریب ہوگی۔ اور معروف احمدیوں کی تعداد غالباً ایک ہزار سے زائد نہ تھی۔ میں جب آیا تھا تو اس وقت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے عقیقہ کی خوشی کا موقعہ تھا۔ لیکن اس کے باوجود مہمانوں کی تعداد اتنی تھوڑی تھی کہ سب نے حضورؑ کی معیت میں گول کمرہ میں بیٹھ کر کھانا کھایا تھا۔

(الفضل ۲۱؍جنوری ۱۹۴۰ء صفحہ ۴)

۱۰۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے بھائی مولانا ابوالنصر آہ ۱۹۰۵ء میں قادیان آئے۔ آپ نے اخبار وکیل امرتسر میں سفرِ قادیان اور حضورؑ کی سیرۃ کے بارے یہ تحریر کیا کہ

"راستے کچے اور ناہموار ہیں۔ بالخصوص وہ سڑک جو بٹالہ سے قادیان تک آئی ہے، اپنی نوعیت میں سب پر فوق لے گئی ہے آتے ہوئے یکہ میں مجھے تکلیف ہوئی تھی۔ نواب صاحب کے رتھ نے لوٹتے وقت نصف کی تخفیف کر دی۔ اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل میں موجزن نہ ہوتا تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی آگے نہ بڑھ سکتا۔"

"مرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے۔ اور باتوں میں ملائمت ہے۔ طبیعت منکسر مگر حکومت خیز۔ مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بُردباری شان نے انکساری کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں کہ گویا متبسم ہیں ......"

"مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر بایں الفاظ مجھے مشکور ہونے کا موقعہ دیا (کہ) "ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں۔ اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں۔" (اُس وقت کا تبسم ناک چہرہ اب تک میری آنکھوں میں ہے)

مَیں جس شوق کو لے کے گیا تھا ساتھ لایا۔ اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے۔ واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے کہ "حَسِّنْ خُلُقَكَ وَلَوْ مَعَ الْكُفَّارِ" (کہ غیروں کے ساتھ بھی اچھے اخلاق سے پیش آؤ)۔

(بحوالہ بدر ۲۵؍مئی ۱۹۰۵ء)

بار بار قادیان آنے کی تلقین

۱۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ نے بتایا کہ حضور پُر نورؑ فرمایا کرتے تھے کہ ہم سے ارادت کا تعلق رکھنے والوں کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ وہ بار بار کثرت سے قادیان آئیں وہاں یہ بھی لازمی ہے کہ ہمارے ذی استطاعت دوست قادیان کو اپنا وطن بنائیں۔ اور اگر یہ امر ان کی مقدرت سے باہر ہو تو کم از کم اس بات کی خواہش ضرور دل میں رکھیں۔ کیونکہ جو شخص ہمارا مُرید ہو کر قادیان کو اپنا وطن نہیں بناتا یا کم از کم اس کو اپنا وطن بنانے کی خواہش نہیں رکھتا تو ہمیں اس کے ایمان کا اندیشہ ہے۔

(الفضل ۱۸/۱/۴۱ صفحہ ۸ کالم ۴)

۲۔ احباب کو حضورؑ ملاقات کے لئے آنے اور خط و کتابت کرنے اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ صحبتِ صالحین اور امامِ جماعت سے ملاقات اور دُعاؤں کی درخواست کرنا امراض رُوحانیہ کے لئے ایک لاثانی اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ اور احباب سفر کی ایسی تکالیف برداشت کرتے ہوئے بڑے ذوق و شوق سے حضورؑ کے پاس آتے تھے۔

اوّلین جلسہ سالانہ کا اعلان دسمبر ۱۸۹۱ء میں کرتے ہوئے حضورؑ نے فرمایا کہ:-

"چونکہ ہر ایک کے لئے ...... یہ میسّر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے ...... سو ...... بہتر ہے کہ ...... حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے ...... (مقررہ) تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔ اور ایک ...... فائدہ ...... یہ بھی ہوگا کہ ...... نئے بھائی ...... اپنے پہلے بھائیوں ...... سے روشناس ہو کر آپس میں ...... تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا ...... اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی۔ اور اس رُوحانی جلسہ میں اور بھی کئی رُوحانی فوائد اور منافع ہوں گے۔ جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

اس کی اہمیت حضورؑ کے نزدیک اتنی بڑی تھی کہ حضورؑ نے غریب طبقہ کا اس سے محروم رہنا پسند نہ کیا اور مشورہ دیا کہ سال بھر میں اخراجاتِ سفر جمع کرتے جائیں کہ اس طرح یہ سفر مفت میسّر ہو جائے گا۔ (رسالہ آسمانی فیصلہ)

۳۔ آئندہ سال لاہور کے ایک ...... مسجد کی طرف سے اس جلسہ کی مخالفت میں یہ فتویٰ جاری کیا گیا کہ یہ بدعت ہے۔ اس کے جواب میں حضورؑ یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض یہ بھی ہے کہ ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقعہ ملے۔ اور اُن کے معلومات دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔"

(ضمیمہ آئینہ کمالاتِ اسلام)

۴۔ حضورؑ نے جنوری ۱۸۹۲ء میں حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کو تحریر کیا کہ میرا لاہور میں تین چار ہفتے رہنے کا ارادہ ہے۔ اگر آپ کے لاہور آنے کی تقریب پیدا ہو تو یقین ہے کہ ملاقات ہو جائے گی۔

(اصحابِ احمدؑ جلد دوم صفحہ ۱۱۱)

اس سال کے آخر پر حضورؑ نے نواب صاحب کو تحریر کیا کہ

"اگر آپ چالیس روز تک میری صحبت میں آجائیں تو مجھے یقین ہے کہ میرے قرب و جوار کا اثر آپ پر پڑے ...... میرا دل شہادت دیتا ہے کہ کچھ ظاہر ہوگا جو آپ کو کھینچ کر یقین کی طرف لے جائے گا۔"

(مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ بحوالہ اصحابِ احمدؑ جلد دوم صفحہ ۱۱۱)

حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ (خلیفہ اول) نے نواب صاحب کو ۱۸۹۳ء میں تحریر کیا کہ:-

"حضرتؑ جب آپ کے لئے دُعا پر زور دیتے تب ہی آپ کے لئے صبر اور تقویٰ کا حکم نازل ہوتا۔ حضرتؑ حیران رہ جاتے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ آخر یہ صلاح ٹھہری کہ پیارے نواب شرف دو روز کے واسطے یہاں آجاوے۔ مطلب یہ تھا کہ بعض وقت رُوبرو ہونے سے حجاب جلد اُٹھ جاتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۲۰۰)

۵۔ ایک دفعہ حضورؑ نے نواب صاحبؓ کو تحریر فرمایا "میرا دل بہت چاہتا ہے کہ آپ دو تین ماہ تک میرے پاس رہیں۔ نہ معلوم کہ یہ موقعہ کب ہاتھ آئے گا۔" (مکتوباتِ احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم بحوالہ اصحابِ احمدؑ جلد دوم صفحہ ۱۱۳)

حضرت نواب صاحب بالآخر اواخر ۱۹۰۱ء میں بکلی ہجرت کر کے نہایت بے سرو سامانی کی حالت میں قادیان چلے آئے۔ اور کیسے رُوحانی فوائد آپؓ کو حاصل ہوئے وہ کسی سے مخفی نہیں۔

(باقی)

منظوری ممبران تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان!

برائے سال ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۹۸۲ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم سال ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۹۸۲ء کے لئے مندرجہ ذیل ممبران تحریک جدید قادیان کی منظوری مرحمت فرمائی ہے جو تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیشن نمبر ۹ ت ج ۲۹-۱۲-۸۱ ریکارڈ کی ہے۔

۱۔ خاکسار مرزا وسیم احمد۔ وکیل الاعلیٰ۔ وکیل التبشیر و التعلیم۔ صدر مجلس۔
۲۔ مکرم منظور احمد صاحب تنویر ایم۔ اے۔ وکیل المال تحریک جدید۔
۳۔ 〃 مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی۔ ممبر
۴۔ 〃 فضل الٰہی خان صاحب ممبر
۵۔ 〃 چوہدری عبدالقدیر صاحب ممبر
۶۔ 〃 سیٹھ محمد حسین الدین صاحب ممبر

(وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیرِ قرآن کی برتری!

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے ٭ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ ۔ قادیان

اسلام ایک زندہ مذہب ہے ۔ اور قرآن مجید ایک عالمگیر ہر پہلو سے مکمل، غیر مبتدل زندہ شریعت ہے جس کی لفظی اور معنوی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ کے پُرشوکت الفاظ میں فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کے مطابق ایک طرف قرآن مجید کی لفظی حفاظت کے سامان کئے تو دوسری طرف اس کی معنوی حفاظت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث فرماتا رہا ۔ جنہوں نے قرآن مجید کے حقائق و معارف بیان کر کے اس کے حسین چہرہ کو دُنیا کے سامنے پیش کیا ۔ اسی تسلسل میں اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی ہجری کے سر پر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ۔ جو اس صدی کے مجدد ، مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں ۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

(الف) " مجھے خدائے پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں "

(اربعین ۲)

(ب) : قرآنی علوم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہاماً فرمایا :۔

(۱) اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ کہ رحمٰن خدا نے تجھے قرآن سکھلایا ہے ۔

(۲) كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ ۔

کہ ہر ایک برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے ۔ پس بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی ۔

(تذکرہ بحوالہ براہین احمدیہ حصہ سوم)

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کی برکت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی حقائق و معارف کے دریا بہا دیئے ۔ کتاب اللہ کو ایک زندہ کتاب کی حیثیت سے پیش فرمایا ۔ قرآن مجید کا مقدس ، شفاف اور نکھرا ہوا حقیقی چہرہ نورِ وحی اور نورِ فراست سے نمایاں کیا ۔ اور اپنی تصانیف و تقاریر میں ایسے زبردست دلائل دیئے کہ اس پاک کتاب کا ہر نقطہ و شعشہ قیامت تک کے لئے محفوظ اور قابلِ عمل ہے ۔ اور وہ ہر قسم کے شیطانی تصرف اور دست بُرد سے کلیتہً پاک اور محفوظ ہے ۔ چنانچہ فرمایا :۔

" خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ اور میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں ۔ اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں پیش کیا گیا ہے ۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دُنیا زندہ ہو رہی ہے ۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں ۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں ۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں ۔ مبارک ہے وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے "

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

زندہ خدا اور اس کی صفتِ کلام

اِس الحاد و دہریت کے زمانہ میں جبکہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے منکر ہو رہے تھے یا اس کی بعض صفات کو معطل مانتے تھے ۔ حضور علیہ السلام نے اپنے ذاتی تجربہ سے اعلان فرمایا کہ :۔

" ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے ۔ جیسا کہ پہلے زندہ تھا ۔ اور اب بھی بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا ۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سُنتا تو ہے مگر بولتا نہیں ۔ بلکہ وہ سُنتا ہے اور بولتا ہے ۔ اس کی تمام صفات ازلی اور ابدی ہیں ۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی "

(الوصیّة)

حضرت مسیح موعودؑ اور قرآنی حقائق و معارف

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مہدی موعود تھے ۔ خدا تعالیٰ نے آپؑ کو بلا واسطہ معارف و حقائقِ قرآنیہ کا علم بخشا ۔ اس بارہ میں حضورؑ فرماتے ہیں :۔

" سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علمِ دین خدا سے حاصل کرے گا ۔ اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا ۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے ۔ اور کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے ۔ یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے ۔ پس یہی مہدویت ہے ۔ جو نبوت کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے ۔ اور اسرارِ دین بلا واسطہ میرے پر کھولے گئے "

(ازالہ اوہام)

قرآنی علوم و برکات کے بارہ میں متحدیانہ اعلان :

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام و کلام سے نوازا ۔ اور پھر آپؑ پر قرآن مجید کے حقائق و معارف کا نزول فرمایا ۔ آپؑ نے صرف سورۃ فاتحہ کی ہی عربی اور اردو میں مختلف پہلوؤں سے متعدد ایمان افروز تفسیریں اور رُوح افزا مطالب بیان فرمائے ہیں ۔ جیسے اعجاز المسیح ۔ کرامات الصادقین ۔ نجم الہدیٰ ۔ براہین احمدیہ ۔ خطبہ الہامیہ ۔ ان پُر معارف تصانیف و تالیفات کو پڑھ کر ایک طالبِ رُوحانیت عالمِ وجد میں آ جاتا ہے اور اپنے ایمان و یقین میں ایک غیر معمولی ترقی و استحکام محسوس کرتا ہے ۔ اس بارہ میں حضور علیہ السلام متحدیانہ انداز میں فرماتے ہیں :۔

(الف) ۔ " میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے ، میں اُس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اُس کی طرف سے ہوں ۔ اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے ۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں ۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اُتر سکے تو میں جھوٹا ہوں ۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلّہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں ۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں "

(اربعین ۲)

(ب) ۔ " ...... میں خدا کی طرف سے علم پا کر اس بات کو جانتا ہوں کہ دُنیا کی مشکلات کے لئے جو میری دعائیں قبول ہو سکتی ہیں دوسروں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں ۔ اور جو دینی اور قرآنی حقائق و معارف اور اسرار مع لوازم بلاغت و فصاحت کے میں لکھ سکتا ہوں دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا ۔ ایک دُنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لئے آوے تو مجھے غالب پاوے گی ۔ اور اگر تمام لوگ میرے مقابل پر آویں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا ہی پلّہ بھاری ہوگا "

(ایام الصلح)

(ج) ۔ " میرے مخالف کسی سورۃ قرآنی کی بالمقابل تفسیر بنادیں یعنی روبرو ایک جگہ بیٹھ کر بطور قرعہ اندازی قرآن شریف کھولا جاوے اور پہلی سات آیتیں جو نکلیں اُن کی تفسیر میں بھی عربی میں لکھوں اور میرا مخالف بھی لکھے پھر اگر میں حقائق و معارف کے بیان کرنے میں صریح غالب نہ رہوں تو پھر بھی میں جھوٹا ہوں "

(ضمیمہ انجام آتھم)

حضور علیہ السلام کے ان چیلنج اور تحدی کے بار بار کتب و رسائل میں آنے کے باوجود کسی مخالف مولوی اور مفسر کو مقابل پر آنے اور تفسیر نویسی کی توفیق نہ مل سکی ۔ جو آپؑ کے صدق اور منجانب اللہ ہونے پر ایک روشن دلیل ہے ۔

سورۃ فاتحہ کی بے نظیر تفسیر :

حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی طرف سے سورۃ فاتحہ کی فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک تفسیر لکھی ۔ جو حقائق و معارف سے پُر ہے ۔ اس کے آخر میں حضورؑ نے اپنے مخالفین کو چیلنج دیا کہ وہ ایک مقررہ مدت میں اس کے بالمقابل جواب لکھیں تو اُن کو پانچ سو روپیہ انعام دیا جائیگا ۔ مگر ساتھ ہی فرما دیا :۔

(الف) ۔ (ترجمہ) " یہ وہ کتاب ہے جس کا کوئی جواب نہیں ۔ اور جو شخص اس کے جواب کے لئے کھڑا ہوگا وہ دیکھے گا کہ وہ کس طرح نادم اور شرمندہ کیا جائے گا "

(سرورق اعجاز المسیح)

(ب) ۔ (ترجمہ) " اگر ان کے باپ اور ان کے بیٹے اور ان کے ہمسر اور ان کے علماء ان کے حکماء اور ان کے فقہاء سب مل کر اس مدت میں جس میں میں نے اس (رسالہ) کو لکھا ہے اس جیسی کتاب لکھنا چاہیں تو کبھی بھی نہ لکھ سکیں گے "

(اعجاز المسیح ۵۵)

چنانچہ کسی مخالف مولوی اور مفسر کو باوجود " اعجاز المسیح " کا مدتِ مقررہ میں جواب دینے کی توفیق نہ ملی ۔ حتّٰی کہ مولوی محمد حسین بٹالوی ...

رئیس ضلع جہلم نے جواب لکھنا چاہا۔ تو حضرت علیہ السلام کو الہام ہوا: "مَنَعَہٗ مَانِعٌ مِّنَ السَّمَآءِ" کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اسے جواب لکھنے سے روک دیا ہے۔ چنانچہ وہ ابھی تمہید ہی تیار کر رہا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر مر گیا۔ اور اس طرح اپنی موت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر گیا۔

حضورؑ کی تفسیر کے کمالات

جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی اُس زمانہ میں عیسائی۔ آریہ۔ برہمو سماج اور نیچری اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر شدید نکتہ چینی اور اعتراض کرنے والے تھے۔ اور اسلام پر چوطرفہ حملے ہو رہے تھے۔ آپؑ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث و مامور ہو کر اعلان فرمایا کہ:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا کہ میں اُس نور کو جو اسلام میں ملتا ہے اُن لوگوں کو جو حقیقت سے بے خبر ہیں دکھاؤں ...... مجھے اس غرض کے لئے بھیجا ہے کہ میں تائیدی نشانوں سے جو اسلام کا خاصہ ہے اس زمانہ میں اسلام کی صداقت دُنیا پر ظاہر کروں"

(الحکم ۹ راگست ۱۹۰۱ء)

چنانچہ آپؑ نے اپنی کتب و تقاریر میں مخالفین اسلام کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے اسلام کی خوبیاں و محاسن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب اور قرآن مجید کی اعجازی شان کو اس رنگ میں بیان فرمایا کہ اسلام کی برتری دیگر تمام ادیان پر ثابت ہو گئی۔ اور مخالفین کو آپؑ کے مقابل پر دَم مارنے کی جُرأت نہ تھی۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

اسی طرح قرآن مجید کے فضائل کے بارہ میں اعلان فرمایا ؎

جمال و حُسنِ قرآں نُورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف و تالیفات میں قرآن مجید کی مختلف سورتوں اور آیات کی متفرق مقامات پر جو تفسیر فرمائی ہے وہ حقائق و معارف کے اعتبار سے ایک اعجاز کا رنگ رکھتی ہے۔ اُس تفسیر میں ایک رُوحانی زندگی کی رُوح نظر آتی ہے۔ حضورؑ کی بیان فرمودہ تفسیر کے بعض کمالات کو بطور نمونہ مختصراً درج ذیل کرتا مناسب سمجھتا ہوں۔ تاکہ دیگر مفسرین پر آپؑ کی تفسیر کی برتری ظاہر ہو سکے۔

اوّل:- حضور علیہ السلام نے اسلام کو ایک زندہ مذہب ہونے کی حیثیت سے پیش فرمایا ؎

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نُور ہے نور اُٹھو دیکھو سُنایا ہم نے

دوم:- قرآن مجید سے آپؑ نے ثابت کیا کہ خدا تعالیٰ ایک زندہ خدا ہے۔ اس کی صفات ازلی و ابدی ہیں۔ اور اُس کی تجلّیات و انوار و برکات کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ وہ خدا اب بھی اپنے نیک بندوں کو اپنے الہام و کلام سے نوازتا ہے۔ اور اُن کی دُعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

نیز فرمایا ؎

آں خدائیکہ از و خلق و جہاں بے خبر اند
بر مَن او جلوہ نمود است گر اہلی بپذیر

کہ وہ خدا جس سے لوگ بے خبر ہیں اُس نے مجھ پر اپنا جلوہ ظاہر کیا ہے۔ اگر تم میں اہلیت و قابلیت ہے تو اس بات کو قبول کرو۔

سوم:- آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک "زندہ نبی" کی حیثیت سے پیش فرمایا۔ کہ آپؐ کا رُوحانی فیض اب بھی جاری ہے۔ اور قیامت تک جاری رہے گا۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"مَیں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اُس کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دُنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مَیں اس میں صاحبِ تجربہ ہوں۔" (ضمیمہ انجامِ آتھم)

چہارم:- آپؑ نے قرآن مجید کو ایک کامل اور زندہ کتاب کی حیثیت سے پیش فرمایا جس کی تعلیمات پر ایک انسان عمل کر کے بارگاہِ الٰہی میں مُقرّب ہو جاتا ہے۔ فرمایا ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالَم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰؑ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

چنانچہ براہین احمدیہ میں فضائلِ قرآنی کو بیان کرتے ہوئے مخالفین اسلام کو دس ہزار روپیہ انعام دینے کا چیلنج دیا۔ اس شرط پر کہ اگر وہ ان فرقانی تعلیمات کے مقابل پر اپنے اپنے مذہب کی تعلیمات کی برتری کو ثابت کر سکیں۔ مگر کسی کو یہ چیلنج قبول کرنے کی جُرأت نہ ہوئی۔ ۱۸۹۶ء میں جلسہ مذاہب عالم لاہور میں تو آپؑ نے اسلامی تعلیمات کی فلاسفی و حکمت کو ایسے رنگ میں بیان فرمایا کہ دیگر ادیان کے پیروکاران کو بھی بادلِ ناخواستہ اقرار کرنا پڑا کہ یہ مضمون سب پر غالب رہا۔ نیز اس امر کو واضح رنگ میں بیان فرمایا کہ:-

"قرآن شریف میں ناسخ منسوخ ہرگز جائز نہیں۔" (تذکرۃ المہدی حصّہ دوم ص۲۵)

جبکہ دیگر مفسرین ۵ سے ۵۰۰ آیات تک منسوخ مانتے رہے ہیں۔

پنجم:- سابقہ تفاسیر میں بعض انبیاء کرام کے بارے میں ایسی باتیں درج تھیں جو کسی بھی نبی اور رسول کے شایانِ شان نہیں۔ مگر حضور علیہ السلام نے اپنی بیان فرمودہ تفسیر میں انبیاء کرام کی "عصمت و پاکیزگی" کو مشرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا۔ اور اُن غلط فہمیوں کو دُور کیا جو قرآنی آیات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے مفسرین کرام سے گزشتہ نبیوں کی ذاتِ گرامی کے بارہ میں تفاسیر میں درج ہو گئی تھیں۔

ششم:- قرآن مجید میں گزشتہ انبیاء کے مختلف واقعات و قصص بیان کئے گئے ہیں۔ گزشتہ مفسرین کرام تو ان کو محض تاریخی واقعات ہی سمجھتے رہے ہیں۔ مگر حضور علیہ السلام نے اس کی ایک اور حکمت بیان فرمائی کہ:-

"قرآن شریف میں جس قدر قصّے بیان کئے گئے ہیں۔ صرف یہی غرض نہیں کہ گزشتہ لوگوں کے نیک کام اور بد کام پیش کر کے اُن کا انجام سُنا دیا جائے تا وہ رغبت یا عبرت کا ذریعہ ہوں۔ بلکہ یہ بھی غرض ہے کہ ان تمام قصّوں کو پیشگوئی کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور جتلایا گیا ہے کہ اس زمانہ میں بھی ظالم اور شریر لوگوں کو انجام کار ایسی ہی سزائیں ملیں گی جیسی پہلے شریر لوگوں کو مل چکی ہیں اور صادق اور راستبازوں کو ایسی فتح ہو گی جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتی رہی۔" (چشمہ معرفت ص۸۱)

ہفتم:- قرآن شریف میں جو مختلف چیزوں کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے اس کی ایک عجیب اور دلکش حکمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں بیان فرمائی ہے۔ جو دوسری تفاسیر میں پائی نہیں جاتی۔ حضورؑ اس بارے میں فرماتے ہیں:-

"اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ خدا کا سُورج اور چاند وغیرہ کی قسم کھانا ایک نہایت دقیق حکمت پر مشتمل ہے جس سے ہمارے اکثر مخالف ناواقف ہونے کی وجہ سے اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ خدا کو قسموں کی کیا ضرورت پڑی۔ اور اس نے مخلوق کی کیوں قسمیں کھائیں۔ لیکن چونکہ اُن کی سمجھ زمینی ہے نہ آسمانی اس لئے وہ معارف حقّہ کو سمجھ نہیں سکتے۔ سو واضح ہو کہ قسم کھانے سے اصل مدعا یہ ہوتا ہے کہ قسم کھانیوالا اپنے دعوے کے لئے ایک گواہی پیش کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ جس کے دعوے پر اور کوئی گواہ نہیں ہوتا وہ بجائے گواہ کے خدا تعالیٰ کی قسم کھاتا ہے۔ اس لئے کہ خدا عالم الغیب ہے۔ اور ہر ایک مقدمہ میں وہ پہلا گواہ ہے۔ گویا وہ بندہ کی گواہی اس طرح پیش کرتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ اس قسم کے بعد خاموش رہا اور اس پر عذاب نازل نہ کیا تو گویا اس نے اس شخص کے بیان پر گواہوں کی طرح تصدیق کر دی۔ اس لئے مخلوق کو نہیں چاہیئے کہ غیر اللہ کی قسم کھاوے۔ کیونکہ مخلوق عالم الغیب نہیں اور نہ جھوٹی قسم پر سزا دینے پر قادر ہے۔ مگر خدا کی قسم ان آیات میں ان معنوں سے نہیں جیسا کہ مخلوق کی قسم میں مُراد لی جاتی ہے۔ بلکہ اس میں یہ سُنّت اللہ ہے کہ خدا کے دو قسم کے کام ہیں۔ ایک بدیہی جو سب کو نظر آ سکتے ہیں اور ان میں کسی کو اختلاف نہیں۔ اور دوسرے وہ کام جو نظری ہیں جن میں دنیا غلطیاں کھاتی ہے۔ اور باہم اختلاف رکھتی ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ بدیہی کاموں کی شہادت سے نظری کاموں کو لوگوں کی نظر میں ثابت کر دے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۶۳)

ہشتم:- اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی ایک اور لطیف فضیلت کا جو طبِ روحانی اور طبِ جسمانی سے تعلق رکھتی ہے ذکر فرمایا ہے جو گزشتہ تفاسیر پر ایک برتری کا نمونہ ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف ایک ایسی پُر حکمت کتاب ہے جس نے طبِ رُوحانی کے قواعد کلّیہ کو یعنی دین کے اصُول کو جو دراصل طبِ رُوحانی ہے، طبِ جسمانی کے قواعد کلّیہ کے ساتھ تطبیق دی ہے۔ اور یہ تطبیق ایک ایسی لطیف ہے جو صدہا معارف اور حقائق کے کھلنے کا دروازہ ہے۔ اور سچی اور کامل تفسیر قرآن شریف کی وہی شخص کر سکتا ہے جو طبِ جسمانی کے قواعد کلّیہ پیش نظر رکھ کر قرآن شریف کے بیان کردہ قواعد میں نظر ڈالتا ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۹۴-۹۵)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احیاءِ دین اور قیامِ شریعت

از محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سے سُنّت نظر آتی ہے کہ جب کبھی بھی دُنیا میں خرابی پھیل جاتی ہے اور روحانیت مفقود ہو جاتی ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے۔ وہ مامور خدا سے دُور ہونے والے لوگوں کو خدا سے ملاتا ہے اور اس کے بھیجے ہوئے دین کو پھر دُنیا میں قائم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۔

(سورۂ فرقان)

یعنی ہم نے یہ زمین و آسمان بلاغرض و مقصد پیدا نہیں کئے۔ بلکہ ان کی پیدائش میں غرض رکھی ہے اور وہ غرض یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنائے اور خدا کا مظہر بن کر دُنیا کے ان لوگوں کو جو بلند پروازی کی طاقت نہیں رکھتے خدا تعالیٰ سے روشناس کرائے۔ ابتدائے آفرینش سے لے کر اس وقت تک خدا تعالیٰ کی یہی سُنّت جاری ہے۔ مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مختلف مظاہر دُنیا میں مبعوث فرمائے ہیں۔ کبھی خدا تعالیٰ کی صفات آدمؑ کے ذریعہ جلوہ گر ہوئیں تو کبھی نوحؑ کے ذریعے، کبھی ابراہیمؑ کے ذریعے ظاہر ہوئیں، کبھی موسیٰؑ کے ذریعہ، کبھی داؤدؑ اور سلیمانؑ نے خدا تعالیٰ کا چہرہ دُنیا کو دکھایا تو کبھی مسیحؑ نے اللہ تعالیٰ کے انوار کو اپنے وجود میں ظاہر کیا۔ بھارت ورش میں راجندرؑ۔ کرشنؑ۔ بُدھؑ اور دیگر بزرگوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے انوار ظاہر ہوتے رہے۔ سب سے آخر اور سب سے کامل طور پر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی جملہ صفات کو ایسی شان اور ایسے جلال کے ساتھ دُنیا پر ظاہر کیا کہ پہلے انبیاء آپؐ کے شمسِ وجود کے آگے ستاروں کی طرح ماند پڑ گئے۔

حضورؐ کی آمد کے بعد تمام شریعتیں ختم ہو گئیں اور شریعت لانے والے انبیاء کی آمد کا رستہ بند کر دیا گیا۔ یہ کسی جنبہ داری اور طرفداری کی وجہ سے نہیں ہوا۔ بلکہ ایسا اس لئے ہوا کہ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی شریعت لے کر آئے جو تمام ضرورتوں کی جامع اور تمام حاجتوں کو پورا کرنے والی تھی۔ ایک کامل شریعت کی آمد تو خدا کی طرف سے پوری ہو گئی۔ لیکن انسانوں کے بارہ میں کوئی ضمانت نہیں تھی کہ وہ اس سچی تعلیم کو چھوڑ کر پھر خدا سے مُنہ موڑ نے والے نہیں ہونگے۔ بلکہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے صاف فرمایا کہ:

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۔

(سُورۃ السجدۃ)

یعنی اللہ تعالےٰ اپنے اس آخری کلام اور اپنی اس آخری شریعت کو آسمان سے زمین پر قائم کر دے گا۔ لیکن پھر ایک مُدت کے بعد یہ کلام آسمان پر چڑھنا شروع ہو گا۔ اور ایک ہزار سال میں دُنیا سے اُٹھ جائے گا۔

سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام دین کے زمانہ کو تین سو سال تک محدود بتایا اور اس کے بعد مسلمانوں کے آہستہ آہستہ دینی تعلیم سے انحراف کی خبر دی جیسا کہ فرمایا:

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشو الکذب ۔

(مشکوٰۃ شریف)

سب سے اچھی میری صدی ہے۔ پھر دُوسری صدی بھی اچھی ہوگی۔ اور پھر تیسری صدی بھی کچھ اچھی رہے گی۔ تین صدیوں کے بعد مُسلمانوں میں جھوٹ اور کذب پھیلنا شروع ہو گا —! آہستہ آہستہ اُن پر ایسا وقت آجائے گا کہ ان میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور حقیقتِ اسلام سے وہ بہت دُور ہو جائیں گے چنانچہ حضور صلعم فرماتے ہیں:-

یوشك ان یأتی علی الناس زمان لایبقیٰ من الاسلام الا اسمہٗ ولایبقیٰ من القراٰن الا رسمہ ۔ مساجدھم عامرۃٌ وھی خراب من الھدیٰ علماءھم شرٌ من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود ۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم)

یعنی عنقریب مُسلمانوں پر ایسا وقت آئے گا کہ ان میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن مجید کے صرف الفاظ باقی ہوں گے ان کی مسجدیں ہدایت سے خالی ہوں گی۔ گو بظاہر اُن میں نقش و نگار بہت ہوگا (اور اس وجہ سے آباد نظر آئیں گی) اس وقت کے علماء زیرِ آسمان بدترین مخلوق ہوں گے۔ گویا وہ دین سے عاری ہوں گے۔ کیونکہ اُن سے فتنے پیدا ہوں گے۔ اور ان ہی میں وہ فتنے عود کریں گے۔

یہ حدیثِ نبویؐ مسلمانوں کے لئے ایک ایسے دَور کی خبر دیتی ہے جس کا ظہور ہمارے سامنے ہے۔ موجودہ دَور وہی دَور ہے جس کی خبر مخبرِ صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ اور یہ بات کسی قیاس کی بناء پر نہیں بلکہ حالاتِ موجودہ کو سامنے رکھ کر ہم کہہ رہے ہیں۔ اور بزرگانِ امت بھی اس کی تصدیق کر رہے ہیں۔ جیسا کہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے اپنی ایک کتاب "اقتراب الساعۃ" میں تحریر فرمایا:—

"اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں آباد ہیں۔ لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء اس وقت کے بدتر ان کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں۔ ان میں سے فتنے نکلتے ہیں اور انہی کے اندر پھر کر جاتے ہیں۔"

(اقتراب الساعۃ ص۱۱)

واضح رہے کہ یہ کتاب تیرھویں صدی ہجری کے آخر میں لکھی گئی۔ گویا یہ تحریر اس وقت کے مُسلمانوں کی زبوں حالی کا نقشہ ہے جبکہ اس زمانہ میں مودودی صاحب، مسلمانوں کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتے ہیں:-

"یہ انبوہِ عظیم جس کو مُسلمان کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں، نہ حق و باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔ نہ ان کا اخلاقی نقطۂ نظر اور ذہنی رویّہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے۔ باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا رہا ہے۔ اس لئے یہ مسلمان ہیں"

(سیاسی کشمکش حصہ سوم ص۱۱۵)

قرآن مجید اور احادیث نے جہاں یہ خبر دی کہ دینِ اسلام دُنیا سے اُٹھ جائے گا۔ وہاں اس حالت کے دُور ہونے اور چمنِ اسلام پر عارضی خزاں کے بعد دائمی بہار آنے کی بھی خبر دی۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے اس استفسار پر کہ اسلام پر یہ دورِ خزاں کیا دائمی ہوگا؟ اور کیا نتیجۃً اسلام ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا-؟ فرمایا، ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ امام مہدیؑ اور مسیح موعودؑ کی آمد کے ذریعہ یہ دورِ خزاں بہار سے تبدیل ہو جائے گا۔ اور امام مہدی علیہ السلام کی کاوشوں کے نتیجہ میں دُنیا میں پھر اسلام پھیل جائے گا۔ اور دین زندہ ہو جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا:-

کیف تھلك امۃ انا فی اولھا و اثنا عشر من بعدی من السعداء و اولی الالباب والمسیح ابن مریم اٰخرھا ولکن بین ذٰلك نھج اعوج لیسوا منی ولست منھم

(اکمال الدین ص۱۵۷)

وہ اُمت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے ابتداء میں میں ہوں۔ اور بارہ[۱۲] بزرگ میرے بعد ہوں گے۔ جو نیک اور عقلمند ہوں گے۔ (یہ مجددینِ اُمت کی طرف اشارہ ہے) اور مسیح ابن مریمؑ آخر میں ہوں گے۔ (دُوسری جگہ اسی مسیح ابن مریمؑ کو آنحضرت صلعم نے امام مہدیؑ کے لقب سے یاد فرمایا ہے) لیکن ان کے درمیان ظالم بادشاہ ہوں گے۔ اور فتنے ہوں گے۔ ان کا کوئی تعلق مجھ سے نہیں اور نہ ہی میرا تعلق ان سے ہے۔

قرآن مجید اور احادیث کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا سے اسلام کی رُوح غائب ہو جانے کا زمانہ بارہ صدیاں گزرنے پر تیرھویں صدی ہجری کا زمانہ ہوگا۔ اور اس صدی کے آخر میں حضرت امام مہدی علیہ السلام اور مسیح موعودؑ کے ذریعہ اسلام کی زندگی کے سامان ہوں گے۔ وہ دین کو پھر زندہ کرے گا۔ اور شریعت کو قائم کریگا۔ اور امام مہدی علیہ السلام کی مساعی کے نتیجہ میں یھلك اللّٰہ الملل کلّھا الّا الاسلام۔ اسلام کے سوا تمام ادیان مٹ جائیں گے۔ اور دُنیا امام مہدیؑ کے ذریعہ پھر اشرقت الارض بنور ربّھا کا نظارہ دیکھے گی —!!

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق تیرھویں صدی کے آخر میں سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا۔ حضرت مرزا صاحبؑ ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء (مطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ ہجری) کو پنجاب کے ایک گاؤں قادیان میں پیدا ہوئے

اور جب آپ سنِ بلوغت کو پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ اسلام ہر طرف سے نرغۂ اعداء میں گھرا ہوا ہے اور حالت یہ ہے کہ سہ

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

وہی وقت اس دینِ بیمار کے لئے مسیحا کی ضرورت تھی جو اس جسدِ بے جان میں نئی رُوح پھونک کر اُسے زندگی بخشتا چنانچہ آپ نے بحکم خداوندی اعلان فرمایا

"یاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی اَنا المسیح المحمّدی وانا احمد المہدیؑ"
(خطبہ الہامیہ)

ترجمہ:- اے لوگو! میں ہی مسیح محمدی ہوں اور میں ہی احمد مہدی ہوں۔

نیز فرمایا:- "یہ عاجز مثیلِ مسیح ہے نیز موعود بھی ہے جس کا وعدہ قرآن شریف اور حدیث میں روحانی طور پر کیا گیا ہے۔" (ازالۂ اوہام)

آپ نے اسلام کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے احیائے دین اور قیامِ شریعت کا کام دو رنگ میں شروع کیا۔

اوّل آپؑ نے قلمی جہاد شروع کیا اور بذریعہ لٹریچر آپؑ نے اسلام کا شاندار دفاع کیا۔ اللہ تعالےٰ کی خاص تائید سے آپؑ نے اسلام کی خوبیوں کو اُجاگر کرنے کے لئے "براہین احمدیہ" نامی کتاب تصنیف فرمائی۔ جس میں آپؑ نے آریہ سماج، برہمو سماج، سناتن دھرم نیز دہریوں اور عیسائیوں کو مخاطب فرمایا اور براہینِ ساطعہ و دلائلِ قاطعہ کے ذریعہ ان کے باطل عقائد کا رد کرتے ہوئے اسلام اور قرآن مجید کی صداقت کو ظاہر فرمایا اور صداقتِ اسلام کے سلسلہ میں آپ نے جو دلائل بیان فرمائے اُن کے بارہ میں چیلنج دیا کہ جو شخص بھی آپ کے پیش کردہ دلائل کو توڑ کر دکھائے گا اُسے دس ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔

آپ چونکہ سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل کے طور پر ظاہر ہوئے تھے اس لئے کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ مردِ میدان بن کر سامنے آتا آپ کی اس کتاب نے مذہبی دُنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا حتّٰی کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو بعد میں آپ کے اشد مخالفین میں سے ہو گئے اس کتاب کے بارہ میں یہ رائے ظاہر کی۔

"یہ کتاب اس زمانہ کی موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لَعَلَّ اللّٰہ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا جس کی نظیر مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی جاتی ہے۔"
(اشاعۃ السنہ)

براہین احمدیہ کے بعد آپ نے خدائی تائید کے ماتحت اس سلسلہ کو جاری رکھا اور آپ نے اپنی وفات سے قبل ان مضامین کے علاوہ جو مختلف اخبارات میں شائع ہوتے رہے ۸۹ کتب تحریر فرمائیں اور ان کتب کے ذریعہ سے آپ نے احیائے اسلام کا عظیم الشان کام سرانجام دیا۔

دُنیا لاکھ حقائق سے چشم پوشی کرے لیکن ایک وقت آئے گا کہ جب مؤرخ انیسویں صدی کے واقعات سے پردہ اُٹھائے گا تو پکار اُٹھے گا کہ جب اسلام نرغۂ اعداء میں پھنس چکا تھا اور اس کی زندگی کے کوئی آثار نہیں تھے تو وہ وجود جس نے باطل کے خلاف اسلام کا علم بلند کیا اور اسلام کو پھر سے تازگی عطا کی جس نے کسرِ صلیب کا کام سرانجام دیا۔ اور عیسائیوں کے غلط عقائد کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ کر رکھ دیا اور ان کے مونہہ توڑ دیئے جس نے اپنے تعلق باللہ اور اپنی ذات کو اسلام کی سچائی اور زندگی کے لئے بطور دلیل پیش کیا۔ اور براہین قاطعہ و دلائل ساطعہ سے ہستی باری تعالیٰ، صداقتِ قرآن اور عصمتِ حضرت خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت کیا وہ مسیح زماں مہدیٔ دوراں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی تھے۔

دوم:- احیائے دین کے لئے آپ نے دوسرا رستہ یہ اختیار فرمایا کہ مسلمانوں کے افتراق اور تشتت کو دور کرنے کے لئے اور مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کے لئے ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک جماعت کا قیام فرمایا جس کا نام آپ نے جماعت احمدیہ رکھا آپ نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کے لئے یہ شرط رکھی کہ ہر بیعت کرنے والا یہ عہد کرے کہ وہ دین کو دُنیا پر مقدم رکھے گا اور اسلام کے سب حکموں پر عمل کرے گا درحقیقت یہی ایک مرض تھا جو مسلمانوں کو گھن کی طرح کھائے جا رہا تھا باوجود اس کے کہ دُنیا اُن کے ہاتھ سے نکل چکی تھی پھر بھی ان کی توجہ دُنیا کی طرف تھی اور اسلام کے اصولوں کو وہ ترک کر چکے تھے۔ آپؑ نے اس جماعت کے ذریعہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور مادیت کو روحانیت پر غالب کرنے کی مہم شروع کی اور آپؑ نے بتایا کہ اسلام کو دوسرے ادیان پر غلبہ توپوں اور بندوقوں کے ذریعہ حاصل نہیں ہوگا۔ بلکہ روحانی طریق سے حاصل ہوگا جب کہ ہر مسلمان سچا اور باعمل مسلمان بن کر دین کو دُنیا پر مقدم کرنے لگ جائے گا۔ ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو چند لوگ آپؑ کی بیعت میں شامل ہوئے انہوں نے دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا۔ وہ خود دیندار بنے اور پھر اپنے نمونوں سے دوسروں کو بھی اپنی طرف کھینچا آج اس جماعت کے قیام پر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۹۲ سال گزر چکے ہیں اس عرصہ میں جماعت احمدیہ مختلف ملکوں میں پھیل چکی ہے اور احیائے دین کے کام کو سرانجام دے رہی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ جب امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے نتیجہ میں ہر مسلمان سچا مسلمان بن کر دین کو دُنیا پر مقدم کرنے لگ جائے گا تو وہ عیاشانہ زندگی جو اس وقت مغربی اقوام کی وجہ سے دُنیا میں رائج ہو چکی ہے خود بخود مٹ جائے گی اور انسان کسی کے کہنے سے نہیں بلکہ خود بخود اپنے نفس کی خواہش کے ماتحت لغویات کو چھوڑ دے گا۔ اس کی زبان میں تاثیر ہوگی اور اس کا ہمسایہ اس کا رنگ اختیار کرنے لگ جائے گا اور عیسائی اور ہندو اور دوسرے ادیان کے لوگ بھی اسی طرح جس طرح گذشتہ بزرگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْن کاش وہ مسلمان ہوتے اور پھر ہوتے ہوتے اُن کا یہ قول مکہ کے لوگوں کی طرح عمل میں بدل جائے گا اور وہ مسلمان ہو جائیں گے اور انشاء اللہ جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں یہ کام پندرھویں صدی میں مکمل ہو جائے گا یہی وجہ ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ بار بار فرما رہے ہیں کہ پندرھویں صدی ہجری میں اسلام کا غلبہ ہوگا یعنی اسلام پر عمل کرنے والے اور دین کو دُنیا پر مقدم کرنے والے لوگوں کی کثرت ہو جائے گی اور اس طرح اسلام قرون اُولیٰ کی طرح زندہ جاوید ہو جائے گا۔

احیائے دین کے ساتھ ساتھ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے قیامِ شریعت کے سلسلہ میں بھی اہم کام سرانجام دیا ہے اور آپؑ نے بتایا ہے کہ آئندہ تا قیامت ہماری روحانی راہنمائی کے لئے وہی شریعت کام دے گی جو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور جس کے لئے خدائی وعدہ ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْن یعنی اس ذکر قرآن مجید کو ہم نے اُتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے یہی وجہ ہے کہ آپؑ نے اپنی جماعت کو بار بار قرآن مجید پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ اپنی مشہور تصنیف "کشتی نوح" میں فرماتے ہیں:

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے......"
(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جماعتہائے احمدیہ اُتّر پردیش کی سالانہ کانفرنس

امسال آل اُتّر پردیش احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد مورخہ ۲۷، ۲۸ر مارچ ۱۹۸۲ء کو بھوا ضلع فتح پور میں ہو رہا ہے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں۔ موسم کے مطابق بستر وغیرہ ہمراہ لاویں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بھوہ کانفرنس کے موقعہ پر مورخہ ۲۸/۳/۸۲ کی صبح کو مجالس انصار اللہ یوپی کا ایک اجلاس بھی منعقد ہوگا دوست مطلع رہیں اور بکثرت شریک ہوں۔

ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ یوپی

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۴ر مارچ ۱۹۸۲ء بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے خاکسار کے بیٹے عزیزم رفیق احمد اینچا سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزہ حلیمہ زہرہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت قریشی فضل حق صاحب درویش کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ یہ نکاح اور رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ ہو آمین۔ خاکسار شریف احمد اینی ناظر امور عامہ قادیان

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے یہ مقالہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ دارہ منعقدہ ... میں پڑھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام عمر بھر اپنے خداداد مشن کی تکمیل کے لئے نہایت ذوق شوق جوش و خروش اور ولولہ انگیز رنگ سے تبلیغی جہاد میں سرگرم عمل رہے اور آپؑ نے ہمیشہ ہی نہایت پُر زور اور اثر انگیز الفاظ میں یہ منادی فرمائی کہ:۔

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو۔ میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی رُوحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۳ وصفحہ ۴)

حق یہ ہے کہ سولہ سترہ سال کی عمر یعنی ۱۸۵۱-۵۲ء سے کر یوم وصال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک حضورؑ نے اپنے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی عظمتِ رفتہ اور شوکتِ پارینہ کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا قریباً ۸۰ اسّی معرکۃ الآراء کتابیں اپنے قلمِ گوہر بار سے رقم فرمائیں جن کی سطر سطر میں صداقتِ اسلام کے چمکتے ہوئے دلائل کا بحرِ مواج دکھائی دیتا ہے۔ برّصغیر کے نامور مسلم زعماء مثلاً جناب مولانا ابوالکلام آزاد، میرزا حیرت دہلوی، شمس العلماء ممتاز علی صاحب، پروفیسر سید عبد القادر ایم اے، خواجہ حسن نظامی، مولانا نیاز محمد خان، علامہ نیاز فتح پوری نے ان تصانیف کو تبلیغی جہاد کا شاہکار تسلیم کیا۔ ان لاجواب کتب کے علاوہ حضرت اقدس نے پونے تین صد اشتہارات بھی شائع کئے نیز اپنے ہمعصر چوٹی کے غیر مسلم مذہبی اور دینی رہنماؤں اور بادشاہوں کے نام تبلیغی خطوط لکھے ان کو پوری قوت و شوکت کے ساتھ دعوتِ اسلام دی مختلف طریق فیصلہ ان کے سامنے رکھے اور کمال محنت اور جانفشانی سے جگر کو خون کر کے اتمامِ حجت کا حق ادا کر دیا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

"بعض دفعہ جب حضرت صاحبؑ تصنیف کے دنوں میں تصنیف کے کام میں مصروف ہوتے تو رات کو عشاء کے بعد بھی میں اُن کو کام کرتے دیکھتا اور جب سویرے اُٹھتا تو تب بھی دیکھتا کہ کام کر رہے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کب سوتے اور پھر کب جاگتے اگر آپؑ کے کام کو تقسیم کیا جاتا تو وہ کام جو تنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا کرتے تھے وہ بیسیوں آدمیوں پر تقسیم ہوتا اور پھر کتنے خرچ کی ان کے لئے ضرورت ہوتی ...... پھر وہ فکر اور غم جو ایک ذمہ داری کی وجہ سے انسان پر عائد ہوتا ہے وہ خود ایک بڑا بوجھ ہوتا ہے۔"

(الفضل ۷ فروری ۱۹۲۵ء صفحہ ۵)

تحریکِ احمدیت کے پہلے مؤرخ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کی روایت ہے کہ:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فطرت میں تبلیغ اسلام کا جوش اس قدر تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ اس جوش سے میرا دماغ نہ پھٹ جائے۔"

(حیات النبی صفحہ ۱۵۰)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی احمدیت کے ابتدائی زمانہ کے پاک نفس بزرگوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے مثال عاشقوں میں سے تھے آپ کا چشم دید بیان ہے کہ:۔

"ایک دفعہ دردِ سر کا دورہ حضورؑ کو اس قدر ہوا کہ ہاتھ پیر برف کی مانند سرد ہو گئے۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو نبض بہت کمزور ہو گئی۔ آپؑ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اسلام پر کوئی اعتراض یاد ہو تو اس کا جواب دینے میں میرے بدن میں گرمی آجائے گی اور دورہ موقوف ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ حضورؑ اس وقت تو مجھے کوئی اعتراض یاد نہیں آتا فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں سے کچھ اشعار آپ کو یاد ہوں تو پڑھیں میں نے براہین احمدیہ کی نظم پڑھی

"اے خدا اے چارہ آزار ما"

خوش الحانی سے پڑھنی شروع کی اور آپ کے بدن میں گرمی آنی شروع ہو گئی پھر آپ لیٹے رہے اور شگفتہ رہے پھر مجھے ایک اعتراض یاد آگیا ...... جب میں نے اعتراض بتلائے تو حضورؑ کو جوش آگیا اور فوراً بیٹھ گئے اور بڑے زور کی تقریر جاری کی اور بہت سے لوگ بھی آگئے اور دورہ ہٹ گیا۔"

(اصحاب احمد جلد ۴ صفحہ ۹۵ و صفحہ ۹۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں تبلیغ اسلام کا جذبہ نقطۂ عروج تک پہنچ چکا تھا اور آپ اشاعت حق میں والہانہ طور پر مصروف رہتے تھے مگر اس کے باوجود آپ ہمیشہ ہی یہ دُعا کیا کرتے تھے کہ

مجھ کو دے اک فوق عادت اے خدا جوش و تپش
جس سے ہو جاؤں میں غم میں دیں کے اک دیوانہ وار
وہ لگا دے آگ میرے دل میں ملت کے لئے
شعلے پہنچیں جس کے ہر دم آسماں تک بے شمار
اے خدا تیرے لئے ہر ذرّہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہارِ دیں کہ میں ہوں اشکبار

آپؑ کی بے مثال تبلیغی سرگرمیوں کا پس منظر کیا تھا اور آپ کی باطنی کیفیت کیا تھی اس کا اندازہ ۹۹-۱۸۹۸ء کے ایک دلچسپ واقعہ سے خوب ہوتا ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا بیان ہے کہ:۔

"ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس حضورؑ کے اندر کے کمرے میں بیٹھا تھا کہ باہر سے ایک لڑکا پیغام لایا کہ قاضی آل محمد صاحب آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک نہایت ضروری پیغام لایا ہوں حضورؑ خود سُن لیں۔ حضورؑ نے مجھے بھیجا کہ اُن سے دریافت کرو۔ کیا بات ہے۔ قاضی صاحب سیڑھیوں میں کھڑے تھے۔ میں نے جا کر دریافت کیا انہوں نے کہا مجھے مولوی محمد احسن صاحب نے بھیجا ہے ایک نہایت عظیم الشان خوش خبری ہے اور خود حضرت صاحب کو ہی سُنانی ہے .... قاضی صاحب نے ذکر کیا کہ ایک مولوی صاحب کا مباحثہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب کے ساتھ تھا اور اس ... کو خوب پچھاڑا اور رگڑا گیا اور شکستِ فاش دی گئی میں نے آکر یہ خبر حضرت صاحب کے حضور عرض کی۔ حضورؑ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا میں نے سمجھا کہ یہ خبر لائے ہیں کہ یورپ مسلمان ہو گیا ہے۔"

(ذکرِ حبیب صفحہ ۵۲ و صفحہ ۵۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدنظر چونکہ تمام دُنیا پر اسلام کی عالمگیر روحانی حکومت کا قیام تھا اس لئے اس وقت کی غیر مسلم قوتیں آپؑ کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوئیں مقدمات دائر کئے گئے جھوٹی مخبریاں ہوئیں اور آپؑ کو تختہ دار تک پہنچانے کی ناپاک سازشیں بھی کی گئیں۔ شمالی ہند کے اہل اللہ میں سے حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف نے اپنی مجلس میں فارسی زبان میں فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے

"حضرت مرزا صاحب تمام اوقات خدائے عزّ وجل کی عبادت میں گزارتے ہیں یا نماز پڑھتے ہیں یا قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں یا دوسرے ایسے ہی دینی کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور دین اسلام کی حمایت پر اس طرح کمر بستہ ہیں کہ ملکہ زمان لنڈن کو بھی دینِ محمدی (اسلام) قبول کرنے کی دعوت دی ہے اور بادشاہِ روس و فرانس اور دیگر ملکوں کے بادشاہوں کو بھی اسلام کا پیغام بھیجا ہے اور اُن کی تمام تر سعی و کوشش اس بات میں ہے کہ وہ لوگ عقیدہ تثلیث و صلیب کو جو کہ سراسر کفر ہے، چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید اختیار کر لیں اور اس وقت کے علماء کا حال دیکھو کہ دوسرے مذاہب کو چھوڑ کر ایسے نیک مرد کے درپے ہو گئے ہیں جو کہ اہل سنت والجماعت میں سے ہے اور صراطِ مستقیم پر قائم ہے اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے مگر اس پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں ان کے عربی کلام کو دیکھو جو انسانی طاقتوں سے بالا اور معارف و حقائق اور ہدایت سے بھرا ہوا ہے۔ آپ اہل سنت

والجماعت میں سے ہیں اور دین کی ضروریات سے ہرگز منکر نہیں ہیں۔"

{ترجمہ اشتہارات فریدی حصہ سوم
مطبوعہ آگرہ ۱۳۲۰ھ}

اسی طرح پنجاب کے درد مند مسلم پریس نے بھی یہ شکوہ کیا۔ جناب مولوی محبوب عالم صاحب نے "پیسہ اخبار" مورخہ ۲۲ فروری ۱۸۹۲ء میں لکھا:—

"مرزا صاحب کے حق میں جو فتویٰ دیا گیا ہے ہم کو اس سے سخت افسوس ہوا .... اگر اہلِ ہنود خصوصاً آریہ لوگ مرزا صاحب کی مخالفت میں زور و شور سے کھڑے ہو جاتے تو ایسا بے جا نہیں تھا مرزا صاحب کی تمام کوششیں آریہ اور عیسائیوں کی مخالفت میں اور مسلمانوں کی تائید میں صرف ہوئی ہیں جیسا کہ ان کی مشہور تصنیفات "براہین احمدیہ" "سرمہ چشم آریہ" اور بعد کے رسائل سے واضح ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بانی مجلس انصار اللہ نے ایک بار خطبہ جمعہ کے دوران بتایا کہ:—

"ایسے ایسے گندے خطوط میں نے حضرت بانی سلسلہ کے نام پڑھے ہیں کہ ان کو پڑھ کر جسم کا خون کھولنے لگتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ہر ہفتہ میں دو تین خطوط ایسے ضرور پہنچ جاتے تھے۔ اور وہ اتنے گندے اور گالیوں سے پُر ہوا کرتے تھے کہ انسان دیکھ کر حیران رہ جاتا۔ میں نے اتفاقاً ان خطوط کو ایک بار پڑھنا شروع کیا تو ابھی ایک دو خطوط ہی پڑھے تھے کہ میرے جسم کا خون کھولنے لگ گیا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے دیکھا تو آپ فوراً تشریف لائے اور آپ نے خطوط کا وہ تھیلا میرے ہاتھ سے لے لیا۔ اور فرمایا انہیں مت پڑھو۔"

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۳۸ء)

"اس قسم کے خط کے کئی تھیلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جمع ہو گئے تھے لکڑی کا ایک بکس تھا جس میں آپ یہ تمام خطوط رکھتے چلے جاتے تھے۔ کئی دفعہ آپ نے یہ خطوط جلائے بھی مگر پھر بہت سے جمع ہو جاتے تھے۔"

(الفضل جلد ۲۶ نمبر ۵۵ صفحہ)

اس رُوح فرسا ماحول میں بھی اس بے مثال عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاعتِ دینِ متین کی مجاہدانہ اور سرفروشانہ سرگرمیاں جاری رکھیں اور اگر استغاثہ کیا تو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں کیا چنانچہ عرض کرتے ہیں ؎

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملت میں رکھایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

اسی طرح فرمایا:

"ہماری سب عزتیں اللہ اور رسول کی راہ میں قربان ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۸۱)

دراصل بات یہ ہے کہ جنابِ الٰہی کی طرف سے جب مارچ ۱۸۸۲ء میں آپ کو خلعتِ ماموریت سے نوازا گیا تو تبلیغِ دینِ متین کی مہم کو جلد تر کامیاب بنانے کے لئے آپ کو یہ دعا سکھائی گئی کہ:—

"رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ"

(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ ص)

یعنی اے میرے رب اُمتِ محمدیہ کو ایسی صلاحیت بخش کہ وہ آپ کے ماتحت مل کر اسلام کی حقیقی رُوح سے سرشار ہو اور پھر غیر مسلم دُنیا کو مسلمان بنانے میں کامیاب ہو جائے اسی طرح آپ کو حکم ملا کہ:—

"سب مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔"

(بدر ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

اس فرمانِ خداوندی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانانِ عالم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے اور غلبۂ دینِ متین کی منزل کو قریب تر لانے کے لئے جہاں اپنے جذبات و احساسات کی ہر ممکن قُربانی دی وہاں ایک مصلحِ ربانی کی حیثیت سے پیغامِ حق پہنچانے میں گویا سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ اور نہ صرف قلم و زبان سے اپنے دعویٰ اور مخصوص علمِ کلام کی حقانیت اور برتری کو روزِ روشن کی طرح ثابت کر دکھایا بلکہ آپ نے زندگی بھر یہ خصوصی التزام فرمایا کہ غلط فہمیوں کا فوری ازالہ ہو۔ اور آپ کے اسلامی عقائد بار بار اور مسلسل اور نہایت کثرت و وسعت کے ساتھ مسلم پبلک کے سامنے آتے رہیں ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

اس سلسلہ میں کتاب "کرامات الصادقین" کا ایک مختصر سا اقتباس پڑھنا کافی ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں:—

"میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جلّ شانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسولؐ کے فرمودہ کے برخلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے ...... وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا میں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے ......"

(کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُر حکمت اندازِ تبلیغ اور اسلوبِ خطابت انبیاء کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں زبردست مقناطیسی اثر و جذب تھا حضور اپنے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کی پہلی تصنیف "فتح اسلام" میں تحریر فرماتے ہیں:—

"انبیاء نہایت سادگی سے کلام کرتے اور جو اپنے دل سے اُبلتا تھا وہ دوسروں کے دلوں میں ڈالتے تھے ان کے کلماتِ قدسیہ عین محل اور حاجت کے وقت پر ہوتے تھے اور مخاطبین کو شغل یا افسانہ کی طرح کچھ نہیں سناتے تھے بلکہ اُن کو بیمار دیکھ کر اور طرح طرح کے آفاتِ رُوحانی میں مبتلا پا کر علاج کے طور پر اُن کو نصیحتیں کرتے تھے یا حجج قاطعہ سے اُن کے اوہام کو رفع فرماتے تھے اور ان کی گفتگو میں الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہوتے تھے۔ سو یہی قاعدہ یہ عاجز ملحوظ رکھتا ہے اور واردین اور صادرین کی استعداد کے موافق اور اُن کی ضرورتوں کے لحاظ سے اور اُن کے امراضِ لاحقہ کے خیال سے ہمیشہ بابِ تقریر کھلا رہتا ہے۔" (فتح اسلام صفحہ ۲۲ تا صفحہ ۲۵ طبع اوّل)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ان شبانہ روز تبلیغی کوششوں کا یہ عظیم الشان نتیجہ ظاہر ہوا کہ احمدیت کا وہ بیج جو نہایت بے بسی کے عالم میں بویا گیا تھا اور جس کے لئے شروع ہی سے یہ کوششیں کی گئیں کہ اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحۂ ہستی سے اس کا نام و نشان تک مٹ جائے۔ خدا کے فضل سے بڑھا اور پھولا اور آپ کی زندگی میں ہی ایک تناور اور سایہ دار درخت بن گیا۔ جس کی شاخیں دُور دُور تک چلی گئیں اور لاکھوں آسمانی پرندے اس پر آرام کرنے لگے جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب کروڑ تک جا پہنچی ہے آسمان پر اسلام کی فتح کے نقارے بج رہے ہیں اور زمین کے ہر گوشہ پر نہایت تیزی سے تغیرات رونما ہو رہے ہیں اور وہ دن بہت نزدیک آ رہے ہیں جبکہ پیکنگ، ماسکو، برلن، پیرس لنڈن اور نیویارک کی فضائیں لا الٰہ الا اللہ کے نعرۂ توحید سے گونج اٹھیں گی نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان!! اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق:—

"سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ..... سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خُدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۰۴، ۳۰۵)

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ فروری ۱۹۸۲ء)

٥

"یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے"

از محترم شیخ عبد القادر صاحب نو مسلم لاہور

"یہ دنیا قیامت بداماں ہے —— ہزاروں قیامتیں اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے اپنے محور پر گھوم رہی ہے۔ کبھی یہاں برفانی دَور آتے ہیں۔ اور عالمی موسموں کو بدل کر چلے جاتے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقے ریگستان میں بدل جاتے اور گلزار صحرا بن جاتے ہیں۔ انسانوں اور حیوانوں کی ایک پوری کھیپ لپیٹ دی جاتی ہے اور ایک تازہ دم نوع اُن کی جگہ لے لیتی ہے کبھی آسمان سے پہاڑ کے پہاڑ گرتے ہیں اور چشم زدن میں علاقوں کے علاقے صاف کر دیتے ہیں۔ اُن کے پیدا کردہ دہانے آج بھی موجود ہیں اور قیامت رفتہ کے آئینہ دار ہیں۔

یہاں طوفانِ نوح بھی چشمِ فلک نے دیکھا اور بڑے بڑے زلزلے اور سمندری طوفان بھی شکست و ریخت اس کا مقدّر ہے۔ ایک قیامت گزر جاتی ہے تو دوسری نوع اس کی جگہ لے لیتی ہے کبھی اس زمین پر دیو پیکر حیوانات کا راج تھا وہ آج نہیں ہے —— کبھی سائبیریا کا موسم معتدل تھا اور وہاں معتدل آب و ہوا کے علاقوں والی نباتات تھیں۔ برف کی تہوں میں دبا ہوا بارہ ہزار سال پہلے کا ایک ہاتھی صحیح سالم ملا ہے۔ اس کے پیٹ سے وہ چارہ نکلا ہے جو ان کی نباتات کی گواہی ہے —— دُنیا بدل گئی۔ موسم بدل گئے۔ نوعِ انسانی بدل گئی۔ انسانی نوع میں تبدیلیاں ہوئیں یہ سب کچھ اس خطۂ ارض پر ہوا —— اس ڈرامے کے انقلابی سین سب کے سب

کھیلے گئے آخریں تہذیب آدم آنی جانی تقویم کے پیشِ نظر یادوں بیتے کو اُتنا بھی عہد آئند دن بھی نہیں ہوئے۔ جیسے ہزار سال اس تہذیب کی عمر ہے اور اس کی بربادی کے لئے کوئی تباہ کاریاں ہیں جو خود حضرتِ انسان سمیٹ رہا ہے لیکن پھر بھی خدائی تقدیر خندہ زن ہے وہ کچھ اور کہہ رہی ہے۔ انسان نے جو تباہی کے سامان جمع کر رکھے ہیں وہ آسمانی کنٹرول میں ہیں۔ ایک حد تک استعمال ہوں گے مخلوق کا ایک حصہ نیست و نابود ہوگا نوعِ انسان کو جزوی نقصان ضرور پہنچے گا۔ یہ دُنیا باقی رہے گی۔ انسان ختم نہیں ہوگا کیونکہ

آنے والا دَور "رحمۃ اللعالمین" کا دور ہے

1. اقوامِ عالم سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت میں پناہ لے گی نسلِ آدم امن کے سنگِ میل تک پہنچ جائے گی الغرض آخر بہر طور رحمۃ اللعالمین کا ہے

نئی زمین اور نیا آسمان

یہ دور ایک عظیم تباہی کے بعد آنے والا ہے نئی زمین ہوگی نیا آسمان اور ایک نئی نوعِ انسان جس کے دل میں خدا کا خوف ہوگا اور مخلوقِ خدا کی قیمت یہ لوگ زمین کے وارث ہوں گے اور قومیں "رحمۃ اللعالمین" کے دامن سے وابستہ ہو کر اس دنیا کو جنت بدماں بنا دیں گی —— قرآنِ حکیم میں اس مضمون کو ایک خوبصورت استعارے میں بیان کیا گیا ہے سورۃ "الانبیاء" کے آخر میں ہے کہ

"—— یاجوج ماجوج پورے طور پر کھول دیئے جائیں گے۔ اُن کے دَور میں دنیا جہنم کدہ بن جائے گی اس کے بعد پرانا آسمان لپیٹ دیا جائے گا۔ ایک نیا آسمان ہوگا اور نئی پیدائش زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے"

ایک پیغام بھی

اس میں ایک پیغام ہے اُس قوم کے لئے جو [illegible] ہے —— اور یہ ہو کر رہے گا [illegible]

ہم نے تجھے ساری دنیا کی قوموں کے لئے صرف رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے"۔

اگر یہ دَورِ خیر نہ آئے تو عالمگیر اور بے کراں رحمت کی یہ شہادت کیسے درست ہوگی اس رحمت کے ظہور "الامام المہدی" کہا گیا ہے ——

"یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے اس عظیم الشان دَور کے کچھ تقاضے بھی ہیں اور یہ تقاضے جو لوگ پورے کر رہے ہیں، عقل مند کسان ہیں جو ہر کا بیج بو رہے ہیں اس یقین پر کہ یہ تناور درخت بنے گا خدائی تقدیر ان کو مہربان نظر آ رہی ہے۔ ان کی مخالفت کوئی اچھا کام نہیں۔

(بشکریہ ہفت روزہ "لاہور" ۲۲ر فروری ۱۹۸۲ء)

پروگرام دورہ مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب بطور انسپکٹر بیت المال آمد مبلغ سلسلہ

جملہ عہدیداران مال و احباب جماعت احمدیہ صوبہ جموں و کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے مولوی صاحب اس دورہ میں وصولی چندہ جات کے علاوہ تشخیص بجٹ (برائے سال ۸۲-۱۹۸۱ء) کا کام بھی کریں گے جملہ سیکرٹریان مال، مبلغین کرام مولوی صاحب موصوف کے ساتھ حسبِ سابق تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	15/3/82	رشی نگر	19/4/82	۲	21/4/82
جموں	15/3/82	۲	۱۷	مانڈوجن	۲۱	۱	۲۲
چاڑکوٹ	۱۸	۲	۲۰	صوبغ ناسن نگاری	۲۲	۱	۲۳
بونیارکر	۲۰	۲	۲۲	ناگل	۲۳	۱	۲۴
سلواہ گورسائی پٹھانہ تیر منکوٹ	۲۲	۲	۲۴	ہمیشہ وار	۲۴	۱	۲۵
شنیدرہ	۲۴	۲	۲۶	لہری پاریگام	۲۵	۱	۲۶
پونچھ نوشہرہ دہ دہراں	۲۶	۲	۲۸	سرینگر	۲۶	۲	۲۸
بڈھانوں رتال	۲۸	۲	۳۰	اوڑیگام	۲۸	۱	۲۹
بہو سال شاہ	۳۰	۱	۳۱	ترکپورہ	۲۹	۱	۳۰
جموں	1/4/82	۱	2/4/82	نولاب کرنیگام	1/5/82	۱	2/5/82
بھدرواہ ڈوڈہ	۲	۲	۴	ننزدوان	۲	۱	۳
اسلام آباد تیج بہاڑ	۴	۲	۶	بانپور سرگ تمنہ	۳	۲	۵
اندورہ پیوہرہ	۶	۲	۸	لانجی پورہ	۵	۱	۶
ناصر آباد	۸	۳	۱۱	سنی گاہ	۶	۱	۷
شورت	۱۱	۲	۱۳	خریال	۷	۱	۸
یاری پورہ نوشہرہ چکر ابیر	۱۳	۳	۱۶	سوگام	۸	۲	۱۰
کوریل	۱۶	۱	۱۷	سرینگر	10/5/82	-	-
آسنور	۱۷	۲	۱۹	x	x	x	

ولادت

محترم ہدایت اللہ صاحب حبش مقیم فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) نے بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے موصوف کو دو بیٹیوں کے بعد مورخہ ۴/۳/۸۲ بروز جمعرات پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے واضح رہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ولادت سے کافی عرصہ قبل محترم حبش صاحب کی استدعا پر بچے کا نام "خالد بشیر" تجویز فرمایا تھا۔ نومولود مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نواسہ ہے قارئین بچے کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

درخواستِ دُعا: مکرم بشیر الدین صاحب حیدر آبادی نزیل قادیان اپنی بیٹی عزیزہ افزا نسیم بیگم ہما کی تقریب رخصتانہ جو ۲۱/۳/۸۲ کو انجام پانے والی ہے) کے بابرکت ہونے ... حسن و خوبی انجام پانے (۲) مکرم نثار احمد صاحب و مکرم عبد الصمد صاحب یادگیر کے کاروبار میں ترقی و خیر و برکت افراد خاندان کی صحت و سلامتی اور خاص طور پر ان کی والدہ محترمہ کی [illegible] شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں نیز عزیزہ افزا نسیم ہما کا نام سہواً گزشتہ اشاعت میں افزا العلیم لکھا گیا قارئین اس کی درستی فرمالیں۔ (ادارہ)

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

مکرم مولوی عبدالشکیب صاحب مبلغ مرشدآباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو بیل ڈانگا میں مکرم مولوی سید نصیرالدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد خاکسار عبدالمطلب اور صدر مجلس نے تقاریر کیں بعدہٗ دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ مقیم کانپور تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۲ کو انجمن احمدیہ میں مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ سیکرٹری مال کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم قمر عالم صاحب سولیجہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالستار صاحب مکرم ظفر عالم صاحب سولیجہ۔ مکرم ظفر عالم خان صاحب قائد مجلس۔ خاکسار عبدالحق فضل مبلغ اور صدر مجلس نے تقاریر کیں تقاریر کے دوران مکرم آفتاب احمد صاحب نے نظم پڑھی بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت جڑچرلہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۸/۱/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا! خاکسار کی تلاوت قرآن پاک، اور مکرم مشرف احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد ابراہیم خان صاحب۔ خاکسار محمد صادق مکرم میر احمد نثار اور مکرم میر احمد صادق صاحب نے تقاریر کیں مکرم محمد منصور احمد صاحب نے نظم پڑھی بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب ازہر مبلغ سلسلہ سعیدرواہ لکھتے ہیں کہ مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب۔ مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب مکرم ماسٹر عبدالحفیظ صاحب طاہر مکرم ماسٹر محمد اسلم خان صاحب عزیز عطاء اللہ نصرت۔ عزیز عبدالقادر ناصر مکرم ملک محمد اقبال صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب گنائی نے تقاریر کیں بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اسی روز مستورات کا علیحدہ جلسہ بھی ہوا جس میں عزیزہ فریدہ بانو۔ عزیزہ زاہدہ پروین عزیزہ راشدہ پروین۔ عزیزہ نصرت بانو میر عزیزہ راحت آراء۔ عزیزہ سعیدہ بیگم۔ عزیزہ شہادت بیگم اور نورینہ بانو صاحبہ نے حصہ لیا خاکسار کی صدارتی تقریر اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

مکرم محمد باشو میاں صاحب نائب صدر ڈوڈیال اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم محمد بشیرالدین صاحب زعیم مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹہ اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم محمد محی الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محمد بشیرالدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار محمد باشو میاں۔ مکرم رشید احمد صاحب سیکرٹری تعلیم اور صدر مجلس نے تقاریر کیں مکرم محمد محی الدین صاحب نے نظم سنائی۔ بچوں نے بھی نظمیں اور مضامین پڑھے بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

مکرم ابن کنجی احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ پینگاڈی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲/۲/۸۲ کو مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم سی ایم عبدالشکور صاحب کی تلاوت قرآن اور خاکسار ابن کنجی احمد اور مکرم سی ایچ عبدالغفور صاحب کی نظم خوانی کے بعد صدر صاحب نے جلسہ کی غرض بیان کی۔ بعدہٗ مکرم سی ایچ عبدالغفار صاحب۔ مکرم صدیق امیر علی صاحب اور صدر مجلس نے تقاریر کیں بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔

مکرم مولوی محمد مقبول صاحب ملک مبلغ سلسلہ سجاگلپور لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۲/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مبین احمد خان صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم داؤد احمد صاحب آف لکھنؤ کی نظم خوانی کے بعد مکرم احمد رضا خان صاحب خاکسار محمد مقبول ملک۔ مکرم داؤد احمد صاحب لکھنؤ مکرم آفتاب احمد خان صاحب اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ مکرم مبین احمد خان صاحب نے نظم سنائی۔ بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔

مکرم عبدالمنان صاحب زاہد سیکرٹری تعلیم ناصرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں مکرم غلام نبی صاحب بڈر کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم غلام محمد صاحب ڈار کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبدالخالق صاحب خالد قائد مجلس کی نظم خوانی کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب عابد مکرم غلام نبی صاحب نیّر خاکسار عبدالمنان زاہد اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ مکرم غلام احمد صاحب قوال کی نظم اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب منوّر مبلغ سلسلہ سعیدرواہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں مکرم شیخ محمد شمس الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم وسیم احمد صاحب قائد مجلس کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبدالحکیم خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار شرافت احمد خان مکرم مقصود احمد صاحب مکرم شیخ عبدالاحد صاحب۔ مکرم عبدالرب صاحب مکرم مولوی ہارون رشید صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

مکرم بشیرالدین الہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ سکندرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۲/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ میں مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب قائد مجلس کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مسعود احمد صاحب شرق کی نظم خوانی کے بعد خاکسار الہ دین، مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب اور عزیز محمد نور نے تقاریر کیں مکرم محمود احمد صاحب شرق نے نظم پڑھی بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲/۲/۸۲ کو مسجد فضل عمر میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محمد عبدالقیوم صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم صدر جلسہ۔ مکرم محمود احمد صاحب بابو۔ خاکسار نصیر احمد خادم۔ مکرم سیٹھ محمد عبدالغنی صاحب۔ مکرم محمد بشیرالدین صاحب اور مکرم سیٹھ محمد ظہیرالدین صاحب نے تقاریر کیں مکرم نذیر احمد صاحب طاہر۔ مکرم محمود احمد صاحب رفیع نے نظمیں پڑھیں بعد دعا اجلاس ختم پذیر ہوا۔

مکرم محمود احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کینانور تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۸/۲/۸۲ کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا مکرم میاں مظفر احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم این ابراہیم صاحب۔ مکرم کے محمود صاحب مکرم پروفیسر محمد صاحب۔ مکرم این عبدالرحیم صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

مکرم عبدالرحیم صاحب ساجد ناظم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۲ کو مکرم راجہ فضل الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیز محمود احمد ٹاک کی نظم خوانی کے بعد مکرم احسان اللہ ٹاک۔ مکرم میر عبدالرشید صاحب۔ مکرم مظفر احمد ٹاک اور مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور نے تقاریر کیں۔ مکرم غلام نبی صاحب ناظر اور مکرم غلام رسول صاحب راتھر نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس ختم پذیر ہوا۔

مکرم ولی محمد صاحب راتھر صدر جماعت ہاری پاری گام تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد احمدیہ میں خاکسار کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ عزیز ناصر احمد راتھر کی تلاوت کلام پاک اور عزیز خورشید احمد راتھر کی نظم خوانی کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ڈار مکرم محمد یوسف صاحب شیخ مکرم غلام نبی صاحب راتھر اقبال احمد صاحب راتھر اور خاکسار نے تقاریر کیں دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ حیدرآباد تحریر فرماتی ہیں کہ مقامی حالات کے پیش نظر مورخہ ۷/۳/۸۲ کو بوقت چار بجے شام خاکسار کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترمہ فوزیہ ظفر صاحبہ نائب سیکرٹری تعلیم نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر اس کے پس منظر اور مصداق پر بالتفصیل روشنی ڈالی ازاں بعد اس عظیم الشان پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل پرچہ سوالات کا امتحان لیا گیا جس میں ۴۳ مستورات اور ۱۰ ناصرات شریک ہوئیں دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوئی

محترمہ عظیم النساء صاحبہ سیکرٹری لجنہ سکندرآباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۶/۲/۸۲ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ محترمہ اختر سلطانہ صاحبہ کی تلاوت اور محترمہ زینت ریحانہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ زینت الہ دین صاحبہ محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ اور محترمہ حمیدہ حشمت صاحبہ نے تقاریر کیں محترمہ ساجدہ الہ دین صاحبہ اور محترمہ فہیم النساء صاحبہ نے نظمیں پڑھیں محترمہ نائب صدر صاحبہ نے اس پیشگوئی سے متعلق ممبرات سے بعض سوالات کئے جن کے بفضلہ تعالیٰ تمام ممبرات نے درست جواب دئے دعا کے ساتھ کاروائی اختتام کو پہنچی۔

محترمہ متین ذکریا صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ یادگیر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۶/۲/۸۲ کو بعد نماز جمعہ جلسہ کی کاروائی عمل میں آئی محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کی تلاوت اور عزیزہ نور جہاں بیگم کی نظم خوانی کے بعد خاکسار متین ذکریا، محترمہ عزیزہ بیگم

صاحبہ، محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ، محترمہ رضیہ مظہر صاحبہ اور عزیزہ مریم صدیقہ نے تقاریر کیں عزیزہ طاہرہ بیگم نے نظم پڑھی۔ اس موقعہ کے لئے مستورات اور ناصرات کو پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن یاد کرا کے اس کا امتحان دیا گیا۔ بچیوں کے ورزشی مقابلے بھی کرائے گئے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے آخر میں حاضرات کو چائے اور بسکٹ سے تواضع کی گئی دعا کے ساتھ مجلس برخاست ہوئی۔

● محترمہ محبوب ظفر منہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھاگلپور تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۲/۲/۸۲ کو بعد دوپہر خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ عزیزہ حفیظہ قدوس کی تلاوت اور عزیزہ مبشرہ فضل کی نظم خوانی کے بعد خاکسار محبوب ظفر منہ، عزیزہ حمیدہ خاتون، عزیزہ مبارکہ مریم، عزیزہ امۃ القیوم پرویزہ اور عزیزہ حفیظہ قدوس نے تقاریر کیں اور نظمیں پڑھیں اس موقعہ پر پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق ایک امتحان بھی لیا گیا جس میں چھ ممبرات شریک ہوئیں عہد خوانی اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

● محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ سیکرٹری ناصرات بھاگلپور لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۲/۲/۸۲ کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مقامی کی صدارت میں ناصرات کا جلسہ منعقد ہوا۔ عزیزہ ماہ پارہ کی تلاوت و نظم خوانی کے بعد عزیزہ مہ جبیں بشریٰ عزیزہ ماہ پارہ اور دو کم سن بچوں نے تقاریر کیں دعا کے ساتھ مجلس برخاست ہوئی۔

● مکرم عبد البصیر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو بوقت ۹ بجے شب مجلس مقامی کے زیر اہتمام مکرم محمد نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا عزیزم طاہر اللہ غوری کی تلاوت اور مکرم فیض احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا ازاں بعد مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہوڈری مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب، مکرم ظفر احمد صاحب احمدی اور صدر محترم نے تقاریر کیں مکرم یوسف حسین صاحب حیدرآباد اور مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہوڈری نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ سے اپنی ملاقات کے ایمان افروز حالات سنائے اس دوران مکرم عبد المنان صاحب ساگر مکرم ذوالفقار احمد صاحب زندگی اور مکرم معتمد صاحب لاڈچی نے نظمیں سنائیں محترم صدر جلسہ نے افتتاحی خطاب سے پہلے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں خاکسار نے معاونین سامعین اور محترم صدر جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر مجلس کی طرف سے تمام سامعین کی چائے سے تواضع کی گئی۔
دعا کے ساتھ ٹھیک ۱۲ بجے یہ مجلس برخاست ہوئی۔

پروگرام دورہ مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید

برائے صوبہ بہار، بنگال اور جنوبی ہند

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بہار، بنگال، آندھرا پردیش، مہاراشٹر اور کرناٹک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۸/۴/۸۲ سے مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۸/۴/۸۲
موسونی بنی مائنز	۱۰/۴/۸۲	۳	۱۳
جمشید پور	۱۴	۱	۱۵
رانچی سملیہ	۱۶	۳	۱۹
گیا	۱۹	۱	۲۰
ارول	۲۰	۱	۲۱
آرہ	۲۱	۱	۲۲
مظفر پور	۲۲	۱	۲۳
بھاگلپور	۲۳	۲	۲۵
برہ پورہ	۲۵	۲	۲۷
ملاری	۲۷	۱	۲۸
خانپور ملکی، مونگھیر	۲۸	۲	۳۰
کلکتہ	۱/۵/۸۲	۵	۶/۵/۸۲
رخصت	۷/۵/۸۲	تا	۱۸/۵/۸۲
حیدرآباد	۲۰	۵	۲۵
سکندرآباد	۲۵	۳	۲۸
چنتہ کنٹہ اوٹکور	۲۸	۳	۳۱
محبوب نگر	۳۱/۵/۸۲	۱	۱/۶/۸۲
برچوپلی نادنگر	۱	۲	۳
حیدرآباد	۳	۱	۴
چنتہ پور کاماریڈی	۴	۱	۵
کنڈور	۵	۱	۶
حیدرآباد	۶	۱	۷
یادگیر	۷	۳	۱۰
تیاپور	۱۰	۲	۱۲
دیودرگ	۱۲	۱	۱۳
ہبلی	۱۳	۱	۱۴
لونڈا۔ بیلگام	۱۴	۲	۱۶
ساونت واڑی	۱۶	۳	۱۹
سوروب	۱۹	۱	۲۰
ساگر	۲۰	۱	۲۱
شموگہ	۲۱	۲	۲۳
بنگلور	۲۳	۳	۲۶
مدراس	۲۶	۴	۳۰
بمبئی	۲/۷/۸۲	۴	۶/۷/۸۲
قادیان	۸/۷/۸۲	-	-

چندہ وقفِ جدید اور اطفال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال الاحمدیہ کو تحریک وقف جدید میں شامل ہونے کے لئے متعدد بار احباب جماعت کو اپنے خطبات میں متوجہ فرمایا ہے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اطفال الاحمدیہ کو تحریک کر کے وقف جدید میں شامل کریں نیز اس سلسلہ میں اپنی مساعی سے دفتر مرکزیہ کو آگاہ کریں۔

مہتمم وقف جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اعلاناتِ نکاح اور تقاریبِ شادی و رخصتانہ

(۱) ـــ مورخہ ۵/۲/۸۲ کو بوقت ۱۰ بجے شب شاہی منزل (بھاگلپور) میں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال نے عزیزہ بشریٰ خورشید سلمہا بنت مکرم خورشید عالم صاحب کا نکاح مکرم سید منیر احمد صاحب ابن مکرم سید ہمام الدین احمد صاحب کٹکی مقیم جمشید پور کے ہمراہ مبلغ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اس موقعہ پر جناب سدانند سنگھ لیبر منسٹر صوبہ بہار جناب مدن سنگھ صاحب انڈسٹریل منسٹر صوبہ بہار۔ جناب ڈی ایم صاحب بھاگلپور محکمہ پولیس کے متعدد افسران اور شہر کے بہت سے معززین بھی موجود تھے اعلانِ نکاح کے بعد رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی خوشی کے اس موقعہ پر مکرم سید ہمام الدین صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ بیس روپے اور مکرم خورشید عالم صاحب نے مبلغ اکاون روپے ادا کئے فجزاہم اللہ خیراً۔

(۲) ـــ مورخہ ۱۱/۲/۸۲ کو جمشید پور میں مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ظاہر مبلغ سلسلہ مقیم بھاگلپور نے عزیزہ فرخندہ بیگم سلمہا بنت مکرم سید ہمام الدین احمد صاحب ساکن جمشید پور کا نکاح مکرم سید آفتاب عالم صاحب ابن مکرم سید عاشق حسین صاحب ساکن بھاگلپور کے ہمراہ مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی خوشی کے اس موقعہ پر مکرم سید ہمام الدین احمد صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ پچیس روپیہ اور دولہا کے بڑے بھائی مکرم سید خورشید عالم صاحب نے مبلغ اکاون روپیہ نیز اپنے دوسرے بھائی مکرم سید مبارک عالم صاحب جن کا نکاح قبل ازیں قادیان میں ہو چکا تھا کی خوشی میں مبلغ اکاون روپیہ ادا کئے فجزاہم اللہ خیراً۔

(۳) ـــ مورخہ ۱۹/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ بنارس میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے اپنے بیٹے عزیز حامد احمد سلمہ کا نکاح عزیزہ قدسیہ رقیہ سلمہا بنت مکرم عبد السمیع خان صاحب ساکن بنارس کے ہمراہ مبلغ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا محترم مولوی بشیر احمد صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ بیس روپے ادا کئے فجزاہم اللہ خیراً۔

(۴) ـــ مورخہ ۲۲/۲/۸۲ کو بعد نماز ظہر سونگڑہ (اڑیسہ) میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ شمیمہ بیگم سلمہا بنت مکرم غلام ہادی صاحب ساکن سونگڑہ کا نکاح عزیزم سیٹھ عبد الرؤف سلمہ ابن مکرم سیٹھ عبد المجید صاحب مرحوم ساکن کرمبی (اڑیسہ) کے ہمراہ مبلغ نو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی دوسرے روز عزیزم عبد الرؤف سلمہ کی والدہ محترمہ کریم النساء صاحبہ نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں تمام مقامی افراد جماعت کے علاوہ بکثرت غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب بھی شریک تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ نے ازراہ شفقت رخصتانہ اور ولیمہ ہر دو تقاریب میں شرکت فرمائی اور دولہا دلہن کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔

قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام رشتوں کو اپنے فضل سے بابرکت کرے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین

(ادارہ)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

نادر و نایاب کتب اور اہم تاریخی تصاویر

مندرجہ ذیل نادر و نایاب کتب اور اہم تاریخی تصاویر ہمارے ہاں دستیاب ہیں۔!
خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں :-

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا گجراتی و مرہٹی ترجمہ۔
- حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف "پیغام احمدیت" کا فارسی و گجراتی ترجمہ۔
- حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کی کتاب "حیاتِ احمد علیہ السلام" کی مکمل جلدیں اور معارف القرآن کے متعلق لکھی گئی جملہ کتب۔
- حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ کی انگریزی اور اردو کتب کا مکمل سیٹ۔
- جماعت کی اہم تاریخی تصاویر کا قیمتی ذخیرہ جس میں ۱۹۲۹ء سے ۱۹۸۰ء تک کے عرصہ پر مشتمل تصاویر کی پہلی فہرست شائع کر دی گئی ہے۔ ضرورت مند احباب دو روپے کا پوسٹل آرڈر بھجوا کر یہ فہرست حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ قیمتی ذخیرہ احمدیت کی نئی نسل کو بزرگانِ سلسلہ کے نورانی چہروں سے متعارف کرانے کے علاوہ تبلیغ کا بھی ایک مفید ذریعہ ہے۔

یوسف احمد الہ دین سیکرٹری انجمن ترقیٔ اسلام
الہ دین بلڈنگ سکندر آباد (آندھرا)

"مومن کو چاہیئے

کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔"

(ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

کوئک بیٹری سروس

نزد عابد سرکل۔ نظام شاہی روڈ۔ حیدر آباد۔ ۵۰۰۰۰۱

"دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے علوم جدید حاصل کرو اور بڑی جد و جہد سے حاصل کرو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام بحوالہ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۷۵)

(پیشکردہ)

احمد اینڈ کمپنی ۲۶۸۔ آرکاٹ روڈ۔ مدراس ۲۴

ھو النّاصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

ہر آن اپنے اس مقدس عہد کو ذہن میں مستحضر رکھئے :-

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔"

(منجانب)

کوہِ نور پرنٹنگ پریس
چھتہ بازار۔ حیدر آباد ۲ (آندھرا پردیش)

"اسلام کا زندہ ہونا

ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔"

(فتح اسلام تصنیف حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- **محمود ٹیلیویژن کمپنی۔ ۲۱ ہال روڈ۔ اڈیشہ**

فون نمبر ۳۲۲۲۴۔ و ۔ ۶۱۶۲۴

فون نمبر: ۴۹۰۰۸۰

کوہِ نور

ولیج انڈسٹریز ایسوسی ایشن

بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیا سلائی بنانے والے دو مشہور ٹریڈ مارک

"NO. 2 DELUX QUALITY" اور "AMBER"

پتہ :- نمبر ۶۵۷-۸-۱۸ عیدی بازار۔ حیدر آباد نمبر ۲۳

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳ ۰۰۰ ۷

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475.
RESI. 273908.
CALCUTTA-700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 25-9302
CARD BOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب: تپسیا ربر ورکس
۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام صفحہ ۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

ایرڈی بون مل
نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبرز 23-5222 / 23-1652

آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگولین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے: ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

ہمارے یہاں ہر قسم کے ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں

AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگز

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین، فوم، چمڑے، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین، پائیدار اور معیاری

سوٹ کیس، بریف کیس، سکول بیگ۔
ایئر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس، منی پرس، پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE.
MADANPURA.
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷۔ فون نمبر ۴۴۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"جس شخص کے دل میں کچھ بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔" (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۹۸)

پیشکش: "موٹر لنک" محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز
۳۲۔ سیکنڈ مین روڈ۔ سی آئی ٹی کالونی۔ مدراس۔ ۶۰۰۰۰۴

ارشاد نبویؐ

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس میری والدہ آئیں وہ مشرکہ تھیں، زمانہ قریش کا تھا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کہ میری والدہ میرے پاس آئی ہیں کیا میں ان سے صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا "ہاں کر سکتی ہو۔"

محتاجِ دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو۔ ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں۔ اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس ---!!

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز۔ کاٹھ پورہ۔ یاری پورہ۔ کشمیر

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوحؑ)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM. MOOSA RAZA
PHONE. 605558

BANGALORE - 2.

حیدرآباد میں فون - ۴۲۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

حیدرآباد موٹر ورکس

نمبر ۱۷/۸/۲۵۸-۵-۶ آغا پورہ۔ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۰۱

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲ (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

NIR®

CALCUTTA-15,

پیش کرتے ہیں

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

Registered with the registrar of news papers for India at No. R. N. 61/57

Regd. No. P/G. D. P-3 Phone No. 35

MASEEH-E-MAUD NUMBER

The Weekly BADR Qadian 143516

Editor:-Khurshid Ahmad Anwar

Sub Editor— Jawaid Iqbal Akhtar PRICE Rs. 1-00

VOL No. 31 | 21st, JAMADIULAWAL 1402* 18th, AMAN 1361* 18th, MARCH 1982 | ISSUE No. 11

"مرکزِ تثلیث میں تنویر کے ساماں ہوئے"

سرزمینِ سپین میں اسلام کی عظمتِ رفتہ کے ۷۰۰ سال بعد بمقام پیدرو آباد جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہونے والی پہلی مسجد، جس کا سنگِ بنیاد مورخہ ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو سیدنا و امامنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمایا اور جس کے افتتاح کے لئے حضور پُر نور نے جمعہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء کی تاریخ مقرر فرمائی ہے ؛